بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

سالنامہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

دو یوگوسلاوین احمدی اطفال کی خوش نصیبی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ یوگوسلاوین احمدی بھائی جناب گلاوش موئیو (GLAVAS MUJO) اور اُن کے دو صاحبزادوں گلاوش محمد اور گلاوش خلیفہ کے ہمراہ ۔

جناب گلاوش موئیو نے امسال ۲۴ راگست کو گوٹن برگ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی

ایڈیٹر
محمد شفیق قیصر

فتح ۱۳۵۵ ہش دسمبر ۱۹۷۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسمبر ۱۹۷۶ء

فتح ۱۳۵۵ ہش

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں:

Digitized by khalafat Library Rabwah

جلد ۱۹
نمبر ۱۲

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

ایڈیٹر:
محمد شفیق قیصر

نائبین:
نصیر احمد قمر • عبد السمیع خان

• پبلشر: محمد شفیق قیصر • پرنٹر: سید عبد الحئی
• مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقامِ اشاعت:
دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان
دار الصدر جنوبی
• ربوہ

قیمت پرچہ ہذا
ایک روپیہ
پچاس پیسے

چندہ سالانہ: دس روپے

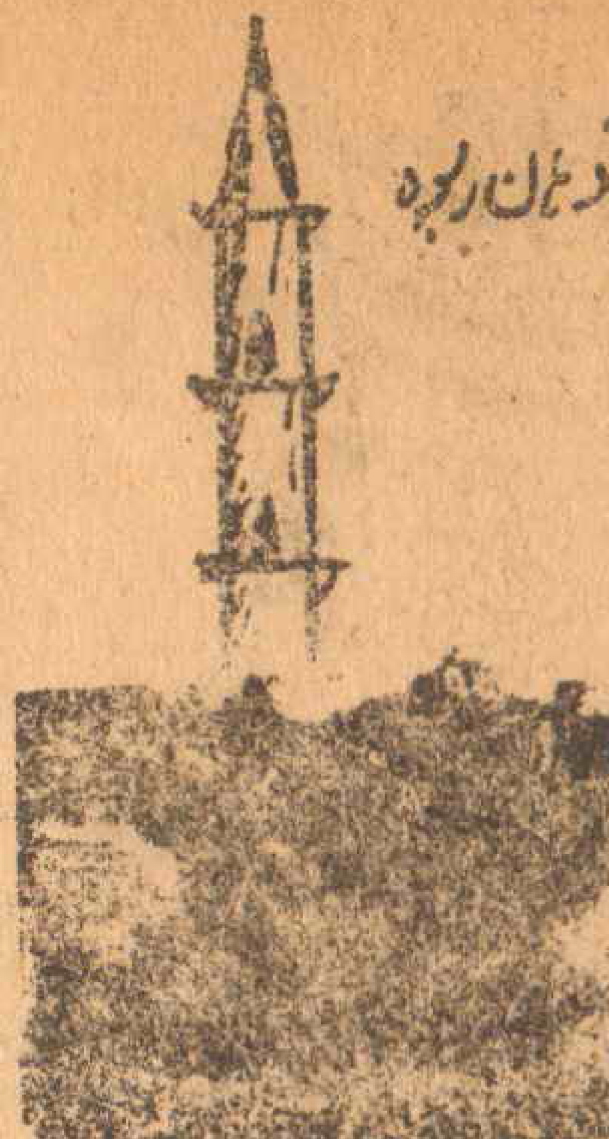

قال اللہ تعالیٰ

Digitized by khalafat Library Rabwah

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۔۔۔ (سورۃ النصر)

ترجمہ: جب (اللہ تعالیٰ) کی مدد اور فتح آجائے گی

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ تخم جو زمین میں بویا گیا آہستہ آہستہ نشوونما پائے گا۔ یہاں تک کہ خدا کے پاک وعدوں کے موافق ایک دن یہ ایک بڑا درخت ہو جائے گا اور تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے اس کے سایہ کے نیچے آرام کریں گے۔ دلوں سے باطل کی محبت اٹھ جائے گی گویا باطل مر جائے گا اور ہر ایک سینہ میں سچائی کی روح پیدا ہو گی اس روز وہ سب نوشتے پورے ہو جائیں گے۔ جن میں لکھا ہے کہ زمین سمندر کی طرح سچائی سے بھر جائے گی مگر یہ سب کچھ جیسا کہ سنت اللہ ہے تدریجاً ہو گا........ اگرچہ ایک دفعہ نہیں مگر انجام کار وہ تمام بیج جو مسیح موعود نے بویا تدریجی طور پر بڑھنا شروع کرے گا اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا۔ یہاں تک کہ ایک دائرہ کی طرح دنیا میں پھیل جائے گا۔"

(ایام الصلح)

سو آج خدا کے فضل سے یہ شجرہ طیبہ اپنی مضبوط جڑوں پر قائم ہے۔ اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ اور ہزار ہا لوگ اس کے شیریں ثمرات سے ہر لمحہ و ہر آن لذت حاصل کر رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ساری دنیا خدائے واحد و یگانہ کی پرستش شروع کر دے گی اور اسلام و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے جمع ہو جائے گی ـــــــ ہمارے پیارے امام اپنے خطبات میں بارہا فرما چکے ہیں کہ اگلی صدی (جس کے شروع ہونے میں صرف تیرہ سال باقی ہیں) غلبۂ اسلام کی صدی ہے (انشاء اللہ تعالیٰ)

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اس عالمگیر غلبۂ اسلام کی صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے پورے طور پر تیاری کریں اور ہم میں سے ہر ایک کے دل سے یہی صدا بلند ہو کہ ؎

مٹائے کفر و ضلال و جہالت کریں گے آثارِ دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم۔ (انشاء اللہ العزیز)

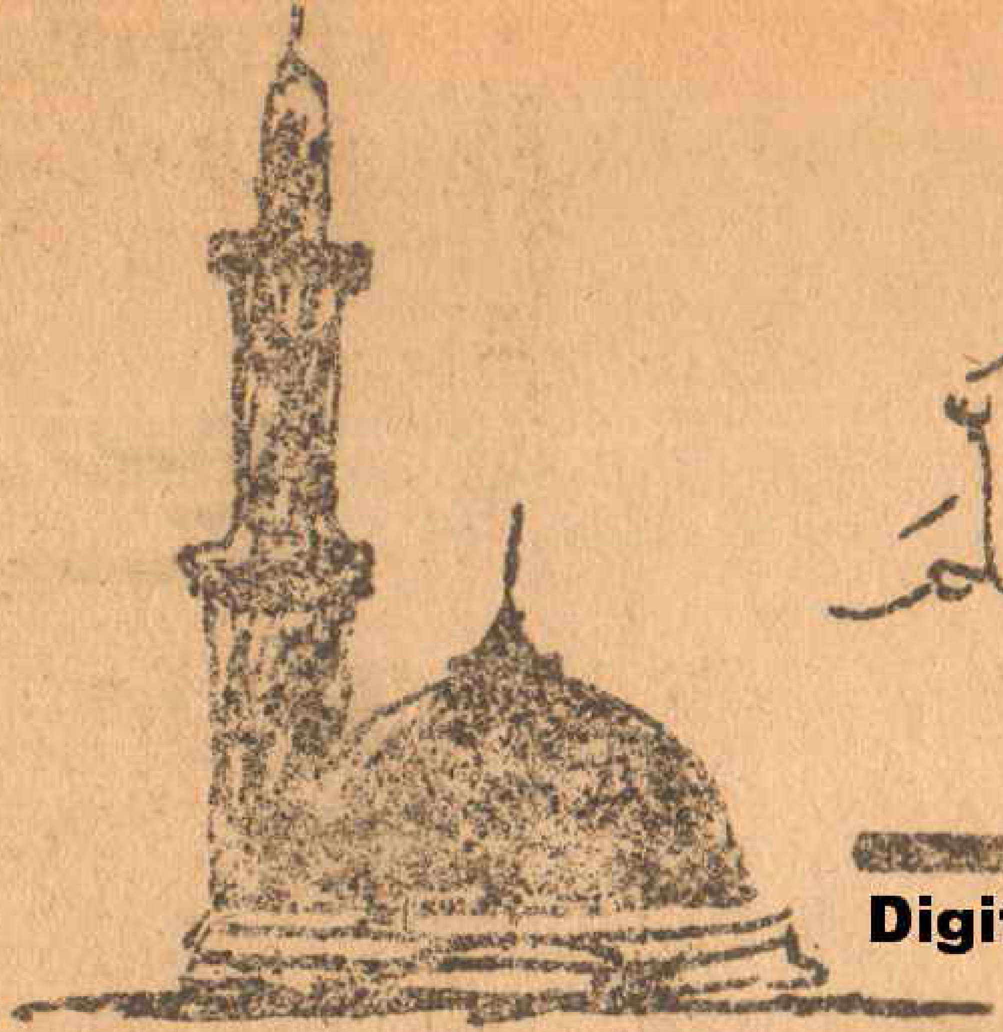

قَالَ الرَّسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by khalafat Library Rabwah

- اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

تمام بھلائیوں کا سرچشمہ قرآن کریم ہے

- خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

تم سے بہترین (شخص) وہ ہے جس نے (خود) قرآن سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

(کشتی نوح)

اسی طرح فرمایا:۔

"سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔۔۔۔۔۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور علیہ السلام کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

اداریہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

سب سے بڑی دولت

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں ایک دولت عطا کی ہے جو سب دولتوں سے بڑی دولت ہے۔ اگر تمام دنیا کی دولتیں جمع کی جائیں تو اس دولت کے مقابلہ میں ان کی حیثیت ایک ذرہ کے برابر نہیں۔ وہ دولت کیا ہے؟ وہ ہے زندہ خدا پر زندہ ایمان۔ یعنی دل سے اس بات پر ایمان رکھنا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا یہ دنیا اور اس کی ایک ایک چیز اسی نے پیدا کی ہے وہی تمام جہانوں کا خالق اور مالک ہے اسے سب قدرت حاصل ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے کوئی چیز بھی اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں اس کے قادر ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے۔ اسلام کا خدا ہی زندہ اور قادر خدا ہے۔ آج دنیا میں اسلام کے سوا اور کوئی مذہب نہیں جو زندہ اور قادر خدا پر ایمان لانا سکھاتا ہو۔ اسلام کے سوا تمام مذاہب جو خدا پیش کرتے ہیں وہ نہ دعائیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

سن سکتے ہیں اور نہ انھیں قبول کر کے انھیں پورا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو مثالیں دے کر سمجھایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے۔ وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بولنے والا صرف ایک ہی خدا ہے جو اسلام کا خدا ہے۔ جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ جس نے کہا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ کوئی ہو جو سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے آخر اس کی دعاؤں کا جواب اسے ضرور دیا جائے گا۔ (الحکم ۱۷؍ دسمبر ۱۹۰۲ء)

پس اے احمدی بچو! اس دولت کی قدر کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ خدا پر زندہ ایمان کی شکل میں ہمیں عطا کی ہیں۔ محنت اور کوشش کے ساتھ ساتھ خوب دعائیں مانگنی چاہئیں۔ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو اس میں کامیابی کے لئے ضرور دعا کریں۔ ہمارا خدا جو زندہ خدا ہے ضرور یہ دعائیں سنے گا اور ہمیں کامیاب کریگا۔

سب بچوں کو یہ علم ہو گیا ہو گا کہ اس دفعہ ہمارا جلسہ سالانہ اس مہینہ کی ۱۰-۱۱-۱۲ تاریخ کو ربوہ میں ہو رہا ہے اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی تیاری بھی کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے مولیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اپنے فضل سے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کو اپنی برکتوں سے نوازے اور سفر و حضر میں ہر دم اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو! آمین!

Digitized by khalafat Library Rabwah

جواہر پارے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"...... خدا کرے کہ عاجزانہ دعاؤں کے تم عادی رہو۔ اور تمہاری روح ہمیشہ اللہ رب العالمین کے آستانہ پر گری رہے اور اللہ، اس کی رضا اور اس کے احکام کی اتباع ہر ایک پہلو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائے۔...... تم خدا کی واحد جماعت ہو جسے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس مہم کو کامیاب انجام تک پہنچانے کی راہ میں تمہیں ہزار دکھ اور اذیتیں پہنچی ہونگی اور ہر قسم کے ابتلاء اور آزمائشوں میں تم کو ڈالا جائیگا ــــــ دعا ہے کہ ہر امتحان میں تم کامیاب رہو اور ہر آزمائش کے وقت رب کریم سے ثبات قدم کی تم توفیق پاؤ۔ پس اسی کے ہو جاؤ۔ وہ مہربان آقا تمہیں پاک اور صاف کر دے اور پیار سے بچے کی طرح تمہیں اپنی گود میں لے لے اور ہر نعمت کے دروازے تم پر کھولے اور تمام حسنات کا تم کو وارث بنائے۔" (آمین ثم آمین)

(الفضل ۲۰ راکتوبر ۱۹۷۶ء)

Digitized by khalafat Library Rabwah

مناجات

از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رض

ہماری اے خدا کر دے وہ تقدیر ۔ کہ جس کو دیکھ کر حیراں ہو تدبیر

وہ ہم میں قوتِ قدسی ہو پیدا ۔ جسے چھو دیں وہی ہو جائے اکسیر

زباں مرہم بنے پیاروں کے حق میں ۔ مگر اعداء کو کاٹے مثلِ شمشیر

وہ جذبہ ہم میں پیدا ہو الٰہی ۔ جو دشمن ہیں کریں ان کی بھی تسخیر

دلوں کی ظلمتوں کو دور کر دے ۔ ہماری بات میں ایسی ہو تاثیر

گناہوں سے بچا لے ہم کو یا رب ۔ نہ ہو تیرے پاٹے کوئی ہم سے تقصیر

خضر بن جائیں ان کے واسطے ہم ۔ جو ہیں بھولے ہوئے رستہ کے رہ گیر

وہی بولیں جو دل میں ہو ہمارے ۔ خلافِ فعل ہو اپنی نہ تقریر

خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَوْفَی الْاَمَانِی

Digitized by khalafat Library Rabwah

عطا کر جاہ و عزت دو جہاں میں
ملے عظمت زمین و آسماں میں

بنیں ہم بلبل بستانِ احمد
رہے برکت ہمارے آشیاں میں

ہمارا گھر ہو مثلِ باغِ جنت
ہو آبادی ہمیشہ اس مکاں میں

ہماری نسل کو یا رب بڑھا دے
ہمیں آباد کر کون و مکاں میں

ہماری بات میں برکت ہو ایسی
کہ ڈالے روح مردہ استخواں میں

الٰہی! نور تیرا جب گزیں ہو
زباں میں سینہ میں دل میں دہاں میں

غم و رنج و مصیبت سے بچا کر
ہمیشہ رکھ ہمیں اپنی اماں میں

بنیں ہم سب کے سب خدامِ احمد
کلام اللہ پھیلائیں جہاں میں

عطا کر عمر و صحت ہم کو یا رب
ہمیں مت ڈال پیارے امتحاں میں

یہ ہوں میری دعائیں ساری مقبول
ملے عزت ہمیں دونوں جہاں میں

ترا وہ فضل ہو نازل الٰہی
کہ ہو یہ شور ہر کون و مکاں میں

خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فسبحان الذی اوفی الامانی

(کلامِ محمودؓ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

بچوں سے حسنِ سلوک

نصرت ربانی۔ ربوہ

یہ مقالہ اطفال و ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ تحریری مقابلہ ۱۹۷۶ء میں اوّل قرار دیا گیا: (ادارہ)

اللہ تعالیٰ کے نبی دنیا میں اس لئے آتے ہیں کہ توحید کو دنیا میں قائم کریں اور راہِ راست سے بھٹکی ہوئی دنیا کو اس کے حقیقی پروردگار کے آستانہ پر لا کر لوگوں کے دلوں میں اس حیّ و قیوم کی سچی محبت پیدا کر دیں دیگر انبیاء کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل بھی دنیا اپنے خداوند حقیقی کو بالکل فراموش کر چکی تھی۔ اپنے زمانہ کی یہ حالت دیکھ کر قادیان کی بستی کے رہنے والے ایک شخص کا دل خون ہو گیا اور وہ تن من دھن سے دنیا میں خدا تعالیٰ کی توحید اور دلوں میں اس کی محبت قائم کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور آپ کی سیرت پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ہی عکس ہے۔ پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بہت محبت و شفقت کا سلوک فرماتے تھے تو پھر وہ جو آپ کا عظیم روحانی فرزند اور اپنے آقا کے نقشِ قدم پر قدم رکھنے والا، عاشقِ رسول اور غلام احمد تھا کیسے اس رنگ میں رنگین نہ ہوتا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے ایک پہلو بچوں سے حسنِ سلوک پر روشنی ڈالوں گی۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کے
لئے پیار و محبت کے ایک بحرِ ذخار تھے۔ آپ
کی تمام زندگی اس بات کی شاہد ہے کہ بچوں سے
ہمیشہ آپ نے پیار و محبت کا سلوک کیا تاکہ
بچوں کی اسلامی طریق کے مطابق اچھی تربیت
ہو اور ان کے اندر نوعِ انسان کے لئے پیار و
محبت اور شفقت کا جذبہ پیدا ہو

حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ نے
ایک واقعہ بیان کیا آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت بچوں کو سزا دینے کے
سخت مخالف تھے۔ میں نے بارہا
دیکھا ہے ایسی کسی چیز پر برہم
نہیں ہوتے جیسے جب سن لیں
کہ کسی نے بچے کو مارا ہے۔ یہاں
ایک بزرگ نے اپنے بچے کو عادتاً
مارا تھا۔ حضرت بہت متاثر ہوئے
اور انہیں بلا کر بڑی درد انگیز
تقریر فرمائی"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا
شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج
مارنے والا ہدایت اور ربوبیت
میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا
ہے۔۔۔۔۔۔ اگر کوئی شخص
خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو
قابو سے نہ دینے والا اور پورا
متحمل اور بردبار اور باسکون
اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق
پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب
پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا
چشم نمائی کرے۔۔۔۔۔۔ جس
طرح اور جس قدر سزا دینے میں
کوشش کی جاتی ہے کاش دعا
میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے
سوز دل سے دعا کرنے کو ایک
حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ
والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں
خاص قبول بخشا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر
فرماتے ہیں:۔

"آپ بچوں کو گود میں اٹھاتے ہوئے
باہر نکل آیا کرتے تھے اور سیر
میں بھی اٹھا لیا کرتے اس میں کبھی
آپ کو تأمل نہ ہوتا تھا اگرچہ خدام
جو ساتھ ہوتے وہ خود اٹھانا اپنی
سعادت سمجھتے مگر حضرت بچوں کی
خواہش کا احساس یا ان کے اصرار
کو دیکھ کر آپ اٹھا لیتے اور ان کی
خوشی پوری کر دیتے۔"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ سے
روایت ہے کہ :۔

"آپ بچوں کی خبر گیری اور پرورش
اس طرح کرتے ہیں کہ ایک سرسری
دیکھنے والا گمان کرے کہ آپؑ
سے اولاد کی محبت کسی کو نہ ہوگی۔
اور بیماری میں اس قدر توجہ کرتے
اور تیمارداری اور علاج میں ایسے
محو ہوتے ہیں کہ گویا اور کوئی فکر
ہی نہیں مگر باریک بین دیکھ سکتا
ہے کہ یہ سب کچھ خدا کے لئے ہے"

(سیرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ کی
روایت ہے کہ :۔

"۱۵ فروری ۱۹۰۱ء کو قادیان کے
مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام میں لڑکوں
کا گیند بلا کا میچ تھا۔ حضرت اقدسؑ
کے ایک صاحبزادہ نے بچپن کی سادگی
میں آپؑ کو کہا کہ "ابا! تم کیوں کر
کرکٹ پر نہیں گئے؟" فرمایا "وہ
تو کھیل کود کر واپس آ جائیں گے
مگر میں تو وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں
جو قیامت تک باقی رہے گا۔"

(حیات النبی صفحہ ۱۵۶)

یعنی ایک تو بچے کا دل رکھ لیا اور ساتھ
یہ بھی بتا دیا کہ مجھے دنیا کے کھیل تماشوں کی ضرورت
نہیں۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے
بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان
سے میں نے کبھی گالی یا اس کا ہم رنگ لفظ نہیں
سنا وہ بچوں کو گالی جیسے بُرے لفظ سے روکتے
تھے۔ محترمہ فضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی
ارجمند خان صاحب نے بیان کیا کہ :۔

"میں نے حضرت ام المومنینؓ سے
سنا ہے کہ ایک دفعہ ایک بچہ باہر
کسی سے گالی سن کر آیا کہ "سؤر کا
بچہ گُو کھاتا" جب اس نے گھر میں
دوہرایا تو حضرت مسیح موعودؑ نے
سن کر فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں
بتاؤں۔ اس طرح نہیں بلکہ اس طرح
کہا کرو "باپ کا بچہ گُڑ کھاتا" پھر
وہ اسی طرح کہنے لگا۔"

(سیرت النبی حصہ چہارم غیر مطبوعہ صفحہ ۶۳۵ و
"شمائل احمد" صفحہ ۹۱)

حضرت سید فضل شاہ صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں :۔

"جب میں حضورؑ کے پاس ہوتا تھا
میں نے دیکھا کہ اکثر حضرت میاں
شریف احمدؓ حضرت صاحبؑ کے
پاس آ جاتے۔ یا تو کچھ مانگنے لگتے
یا کاغذوں چیزوں کو ادھر ادھر کرنے
لگ جاتے۔ آخر...... حضرت صاحبؓ نے

Digitized by khalafat Library Rabwah

فرماتے ہم تم کو ابھی پکڑ کر استاد
کے پاس بھیج دیتے ہیں تو فی الفور
میاں بھاگ جاتے ہیں......
حضرت صاحب دیکھ کر مسکراتے
اور دروازہ بند کر لیتے۔"
("سیرت احمد" از قدرت اللہ سنوری صـ۱۶)

اولاد کی تربیت میں والدین اور بچوں
کے درمیان بے تکلفی کا ماحول ضروری ہے
کیونکہ اگر بے تکلفی نہ ہو تو والدین کو بچوں کی
کمزوریوں کا علم نہ ہوگا تو ان کی اصلاح بھی نہ
ہو سکے گی اس محبت میں بھی حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ سیرۃ
المہدی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کبھی کبھی
اپنے بچوں کو پیار سے چھیڑا بھی کرتے
تھے وہ اس طرح سے کہ کبھی کسی
بچہ کا پائنچا پکڑ لیا اور کوئی
بات نہ کی۔ خاموش ہو رہے یا
بچہ لیٹا ہوا ہو تو اس کا پاؤں
پکڑ کر اس کے تلوے کو سہلانے
لگ گئے۔"
(سیرت المہدی حصہ دوم صـ۴۲)

اس بے تکلفی کا ماحول پیدا کرنے کی غرض
سے اور اس غرض سے کہ بچوں کو سمجھانے کا یہ
طریق بھی بڑا موثر ہے حضور علیہ السلام بچوں کو
کبھی کبھی کہانیاں بھی سنایا کرتے تھے۔
بعض اوقات بچے بھی آپ کو کہانیاں
سنانا شروع کر دیتے اور آپ بیٹھے سنتے۔ نہ اس
لئے کہ آپ کو کوئی شوق تھا بلکہ محض اس لئے
کہ ان کی دل شکنی نہ ہو۔
("سیرت مسیح موعودؑ" جلد اول صـ۱۵۶)

بچوں کا مناسب احترام، ان میں خود اعتمادی
پیدا کرنے کے لئے ضروری امر ہے۔ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے عمل سے جماعت کی اس جہت میں
بھی راہنمائی ملتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی
اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل
صاحب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ:۔

"جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے لدھیانہ میں دعویٰ مسیحیت
شائع کیا تو ان دنوں میں چھوٹا
بچہ تھا۔ شاید تیسری جماعت میں
پڑھتا تھا۔ مجھے اس دعویٰ سے
کچھ اطلاع نہ تھی۔ ایک دن میں
مدرسہ گیا تو بعض لڑکوں نے مجھے
کہا کہ وہ جو قادیان کے مرزا صاحب
تمہارے گھر میں ہیں انہوں نے دعویٰ

Digitized by khalafat Library Rabwah

کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور یہ کہ آنے والے مسیح وہ خود ہیں۔ میں نے ان کی تردید کی کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ تو زندہ ہیں اور آسمان سے نازل ہوں گے۔ خیر جب میں گھر آیا تو حضرت صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نے سنا ہے آپ کہتے ہیں کہ آپ مسیح ہیں؟ میرا یہ سوال سن کر حضرت خاموشی کے ساتھ اٹھے اور کمرے کے اندر الماری سے ایک نسخہ "فتح اسلام" لا کر مجھے دے دیا اور فرمایا اسے پڑھو۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ نے ایک چھوٹے بچے کے معمولی سوال پر اس قدر سنجیدگی سے توجہ فرمائی ورنہ یونہی کوئی بات کہہ کر ٹال دیتے۔"

(سیرت مسیح موعودؑ از عرفانی صاحب رضی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچوں سے حسن سلوک کے واقعات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کو ڈیڑھ ہزار الفاظ میں بیان کرنا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

روزنامہ

الفضل ربوہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

• اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات • حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات • علمائے سلسلہ کے اہم مضامین • بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور • ملکی اور غیر ملکی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں
اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں

اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے

منیجر "الفضل" ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

کالنسی کا زمانہ

بہت پرانے لوگ

جناب طارق احمد بٹ کراچی

"انکل! پچھلی دفعہ آپ نے ہمیں پتھر کے زمانہ کے بارے میں بہت دلچسپ اور مفید باتیں بتائی تھیں۔ ان سے ہماری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے" ـــــ انور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انکل سے کہا ـــــ

"ہاں بھئی! یہ باتیں دلچسپ تو ہیں لیکن اہم بھی ہیں۔ ہمیں یہ سب کچھ پتہ ہونا چاہیئے کہ آج ہم جس جگمگاتی دنیا میں رہ رہے ہیں وہ پہلے کیسی تھی اور ہمارے آباؤاجداد نے کن مصیبتوں سے گزر کر ہمارے لیئے آسانیاں پیدا کی ہیں اور ہماری آسائش کے سامان پیدا کیئے ہیں" ـــــ انکل نے کہا ـــــ

Digitized by khalafat Library Rabwah

"لیکن انکل ——— ! پتھر کے زمانے کے بعد کون سا زمانہ آیا تھا ——— ؟ کیا آپ ہمیں اس کے بارے میں کچھ بتائیں گے ——— ؟" سلطانہ نے انکل سے پوچھا ———

"ضرور بتائیں گے بھئی ——— ! لیکن ندیم ! پہلے تم یہ بتاؤ کہ پتھر کے زمانہ کے بعد کون سا زمانہ آیا تھا ؟" انکل نے ندیم سے پوچھا ———

ندیم : "انکل ! ——— پتھر کا زمانہ ——— اس کے بعد یقیناً لکڑی کا زمانہ آ گیا ہوگا ۔"

انکل : (ہنستے ہوئے) "نہیں بھئی ——— تمہیں شاید ہی کبھی اس بات کا خیال آیا ہو کہ اگر دھاتیں نہ ہوتیں تو دنیا کا کیا حال ہوتا لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ انسان تانبے ، لوہے ، سیسے نکل ، سونے اور چاندی وغیرہ سے کام نہ لیتا تو دنیا کا یہ رنگ ڈھنگ نہ ہوتا ——— بہت سی چیزیں جن کے بغیر آج ہمارا تمہارا گزارہ نہیں ہو سکتا سرے سے موجود ہی نہ ہوتیں نہ موٹر کاریں اور بائیسکلیں ہوتیں نہ طرح طرح کی کلیں اور قسم قسم کے اوزار ——— نہ ریل گاڑیاں نہ ریڈیو ۔ نہ چھپی ہوئی کتابیں نہ آپ کا پیارا تشحیذ اور نہ آپ کا اخبار الفضل ۔ کیونکہ چھاپہ خانے ہی نہ ہوتے تو یہ سب کچھ کہاں سے آتا ؟"

انور : "تو انکل ! اس زمانہ کو دھات کا زمانہ کہتے ہیں ؟"

انکل : "نہیں بھئی ! اس زمانے کو ہم "کانسی کا زمانہ" کہتے ہیں"

سلطانہ "انکل ! ابتدائی زمانے کے انسان کے لئے کانسی کی دریافت کیوں بڑی اہم بات تھی ؟"

انکل : "یہ اچھا سوال ہے ۔ بھئی شروع شروع میں انسان دھاتوں سے بالکل ناواقف تھا ۔ بلکہ پتھر کے زمانے کے پہلے اور دوسرے دور میں بھی اسے کسی دھات کا سراغ نہیں ملا تھا ۔ اس لئے لوگ لکڑی ، پتھر اور ہڈی سے اوزار اور ہتھیار بناتے تھے اور انہیں سے اپنا کام چلاتے تھے ۔ کوئی چھ ہزار برس ہوئے انسان نے تانبے کا کھوج لگایا ۔ اور کچھ عرصے تک اسی سے کام لیتا رہا پھر اسے ٹین ہاتھ آیا اور اس نے ٹین اور تانبے کو ملا کر کانسی بنائی ——— چنانچہ مصر بحیرۂ ایجین کے ٹاپوؤں اور جنوب مغربی ایشیا میں جہاں کے لوگوں نے سب سے پہلے تانبے اور کانسی سے کام

Digitized by khalafat Library Rabwah

لینا شروع کیا تھا۔ بڑی بڑی تبدیلیاں
ہوئیں اور ان ملکوں کی حالت بہت کچھ
بدل گئی۔"

انور: "کیا کانسی پتھر سے بہتر ثابت ہوئی؟"

انکل: "اگرچہ کانسی پتھر کی طرح سخت تھی لیکن
بھربھری نہیں تھی کہ چوٹ کھا کے ریزہ
ریزہ ہو جائے ــــــ اس میں اور
بھی بہت سی خوبیاں تھیں جو پتھر میں
نہیں تھیں۔ اس کی دھار بہت تیز بن
سکتی تھی جو پتھر کی دھار سے زیادہ دیر
تک قائم رہتی تھی اسے جس شکل میں
چاہتے تھے آسانی سے ڈھال لیتے تھے
اور اس سے قسم قسم کی چیزیں بنائی
جاتی ہیں۔"

سلطانہ: "کانسی سے اور کس قسم کا فائدہ پہنچا؟"

انکل: "کانسی کی وجہ سے زراعت کو بڑا فائدہ
پہنچا یعنی کانسی کے ہل، بیلچے اور

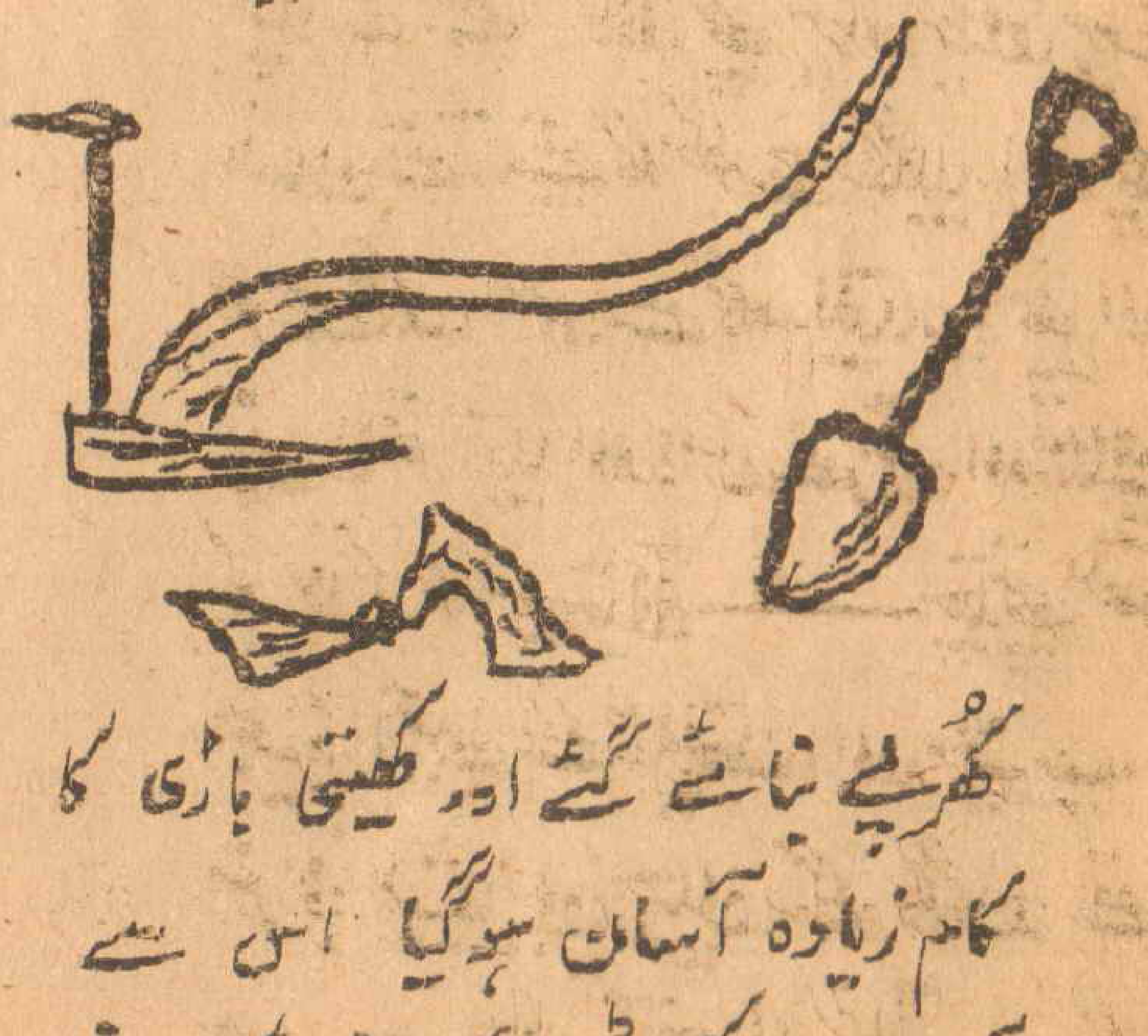

کھرپے بنائے گئے اور کھیتی باڑی کا
کام زیادہ آسان ہو گیا اس سے
آرے اور کلہاڑے بھی بنائے جانے
لگے۔ جن سے مکان بنانے کے کام میں

بڑی مدد ملی۔ اور بہتر
قسم کے مکان
بننے لگے گھر کی
ضرورت کی بہت سی چیزیں
اور آرائش کا سامان بھی تیار ہونے
لگا۔ سپاہی کانسی کی تلواروں اور
بھالوں سے کام لینے لگے۔ اسی وقت
سے خود اور زرہ بکتر

بھی تیار ہونے لگے۔ لڑائی
میں ان کی وجہ
سے بڑا بچاؤ رہتا تھا
اور تیر، تلوار اور بھالا کاٹ نہیں کر
سکتے تھے۔ غرض پتھر کے

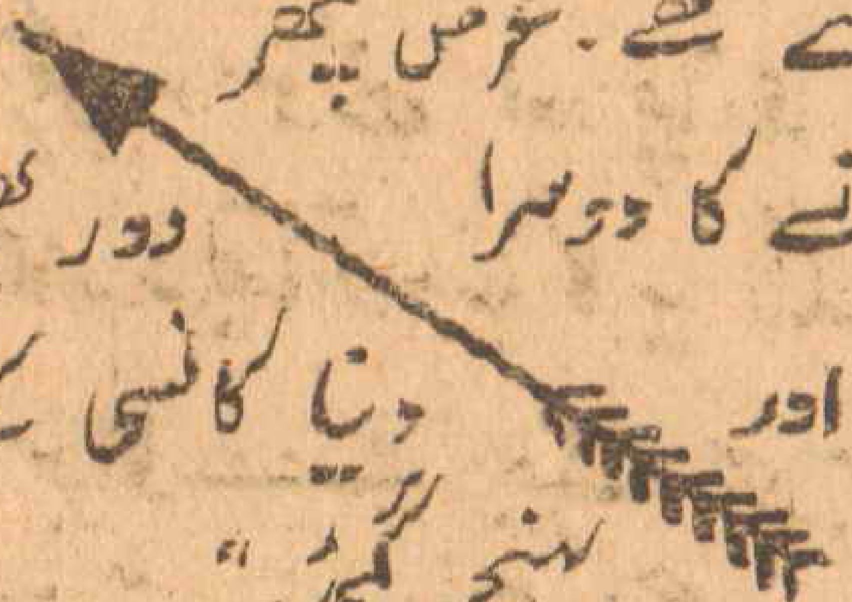

زمانے کا دوسرا دور بھی ختم ہو
گیا اور دنیا کانسی کے زمانے
میں پہنچ گئی۔"

ندیم: "لیکن انکل! کیا کانسی کا خوشگوار
دور ساری دنیا میں ایک ہی وقت
شروع ہو گیا تھا؟"

انکل: "نہیں بھئی۔ ایسا نہیں ہے۔ انسانی ترقی
کا یہ دور ساری دنیا میں ایک ہی وقت
میں شروع نہیں ہوا۔ کہیں یہ زمانہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

پہلے آیا۔ کہیں بعد میں۔ دنیا کے بعض حصوں میں تو کانسی سے طرح طرح کی چیزیں بن رہی تھیں۔ لیکن بہت سے ملک ابھی پتھر کے زمانے سے نہیں نکلے تھے۔ یعنی ابھی تک وہاں پتھر سے اوزار اور ہتھیار بنائے جاتے تھے ــــــ ہاں تو جیسا کہ پہلے ایک دو دفعہ ہم بتا چکے ہیں کہ لوگوں نے لکھنا وغیرہ کیسے سیکھا۔ لیکن بھئی لکھنے کے فن نے زیادہ ترقی اسی زمانہ میں کی۔ جن دنوں لوگ دھاتوں سے کام لینا سیکھ رہے تھے۔ انہی دنوں لکھنے کا فن بھی ترقی کر رہا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ پتھر کے زمانے کے دوسرے دور میں انسان نے تصویریں بنانا سیکھ لیا تھا۔ اور وہ تصویروں کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار کرتا تھا۔ لیکن کانسی کے زمانہ میں لکھنے کا جو طریقہ ایجاد ہوا وہ ان تصویروں سے بہتر تھا۔"

انور: "وہ کس طرح انکل؟"

انکل: "بھئی تصویروں کے ذریعہ خیالات ظاہر کرنا بڑا مشکل تھا۔ ایک تو تصویر بنانے میں بڑا وقت خرچ ہوتا تھا اور پھر بہت سے خیالات ایسے تھے جو تصویر کے ذریعے ظاہر نہیں کئے جا سکتے تھے۔ مثلاً ہرن، ریچھ اور گھوڑے کی تصویر تو بن سکتی تھی لیکن اچھائی یا برائی کی تصویر کیسے بنائی جا سکتی تھی؟"

سلطانہ: "اس کے لئے انہوں نے کیا کیا؟"

انکل: "آخر یہ طے پایا کہ اگر گاڑی لکھنا ہو تو کسی خاص ڈھنگ سے کچھ لکیریں ڈال دی جائیں اور اگر اچھائی یا نیکی لکھنا ہے تو اس کے لئے کسی اور ڈھنگ سے کچھ آڑی سیدھی لکیریں کھینچ دینا کافی ہے۔ اسی طرح ہر خیال یا لفظ کے لئے خاص خاص نشان مقرر ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد لفظوں کے ٹکڑے کر کے ہر ٹکڑے کے لئے الگ الگ نشان استعمال کئے جانے لگے۔ بہت مدت تک یہی حالت رہی۔ پھر الگ الگ آوازوں کے لئے الگ الگ نشان مقرر ہوئے اور "حروف تہجی" یعنی ابجد نے رواج پایا۔"

ندیم: "انکل! یہ تو بہت بڑا کارنامہ کہلایا جا سکتا ہے؟"

انکل: "ہاں بھئی ــــــ! لکھنے کے فن کی ایجاد غالباً انسان کا سب سے بڑا کارنامہ تھا۔ کیونکہ ایک نسل کے لوگ جو کچھ لکھ کر چھوڑ جاتے تھے۔ اس سے بعد کی نسلوں کو معلوم ہو جاتا تھا کہ پہلے زمانے میں کیا کیا واقعات ہو چکے ہیں۔ انسان نے کیا کیا سیکھا ہے۔ کیا

Digitized by khalafat Library Rabwah

کیا باتیں معلوم کی ہیں۔ اس طرح ایک نسل کے علم اور تجربے سے آنے والی نسلیں فائدہ اٹھاتی تھیں۔ اس کے علاوہ تحریر کے ذریعے ایک دوسرے تک اپنے خیالات اور تجربات پہنچانا بھی بڑا آسان ہو گیا۔" پہلے تو ان کے پاس صرف تقریر کا سہارا تھا یعنی ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے جو کچھ سنا۔ یاد کر لیا اور پھر اُسے دوسروں تک پہنچا دیا۔"

انور: "انکل! کیا ان لوگوں کی یادداشت کافی اچھی ہوتی تھی؟"

انکل: "ہاں اس میں شک نہیں کہ اس زمانہ کے لوگ باتیں یاد رکھنے اور دوسروں کے سامنے دُہرانے میں آج کل کے لوگوں سے زیادہ مہارت رکھتے تھے۔ یعنی جو کچھ سنتے تھے اسے لفظ بہ لفظ دُہرا دیتے تھے اور اسی طرح علم ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے تک پہنچتا تھا لیکن لکھنے کے فن نے یہ کام بہت آسان کر دیا۔ خیالات بڑی تیزی کے ساتھ پھیلنے لگے اور غلطی کی گنجائش نہ رہی۔"

انور: "انکل! جب لوگوں نے لکھنے کا فن سیکھ لیا تو اس کے بعد انھوں نے کونسی قابلِ ذکر ترقی کی؟"

انکل: "بہت خوب! یہ اچھا سوال کیا ہے تم نے؟ بھئی شروع شروع میں جن لوگوں نے کھیتی باڑی کی طرف توجہ کی۔ انھیں کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہو گیا کہ کھیتی باڑی کے لئے موسموں کا فرق جاننا ضروری ہے"

سلطانہ: "کیا مطلب انکل؟"

انکل: "یعنی یہ معلوم کرنا کہ ایک موسم کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے تاکہ موسم کے حساب سے فصل کے بونے اور کاٹنے کے وقت کا اندازہ لگایا جائے۔"

ندیم: "اس مقصد کے لئے انھوں نے کیا کام کیا؟"

انکل: "شاید اسی ضرورت کو سامنے رکھ کر انھیں جنتری یعنی کیلنڈر ایجاد کرنے کا خیال آیا ہو گا لیکن اس کام میں مدتیں گزر گئیں یعنی جب تک لوگوں نے سورج کے نکلنے اور چھپنے، چاند کے گھٹنے بڑھنے پر غور نہیں کیا اور یہ معلوم نہ کر لیا کہ بعض ستارے ایک ہی جگہ ٹھہرے رہتے ہیں۔ بعض کبھی ایک جگہ نظر آتے ہیں کبھی دوسری جگہ، جنتری ایجاد نہ ہو سکی۔"

سلطانہ: "سب سے پہلے کن لوگوں نے جنتری ایجاد کی وہ کہاں کے لوگ تھے؟"

انکل: "جن لوگوں نے شروع شروع میں جنتریاں ایجاد کیں۔ ان میں دجلہ اور فرات کی وادیوں کے لوگ بھی تھے۔ انھوں نے چاند کے گھٹنے بڑھنے سے مہینوں کا حساب

Digitized by khalafat Library Rabwah

لگایا تھا۔"

ندیم: "وہ کس طرح انکل؟"

انکل: "وہ اس طرح کہ جب آسمان پر پورا چاند نظر آتا تھا تو وہ مہینہ شروع کرتے تھے اور اگلی دفعہ جب چاند پورا ہو جاتا تھا تو سمجھتے تھے کہ مہینہ ختم ہو گیا۔ انہوں نے سال کو اس قسم کے بارہ مہینوں میں بانٹ رکھا تھا لیکن تمہیں معلوم ہے کہ چاند کے گھٹنے بڑھنے سے حساب لگایا جائے تو مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اس لئے یہ جنتری ناقص تھی۔ اس سے موسموں کی تبدیلی کا حال نہیں معلوم ہو سکتا تھا اس لئے یہ لوگ تیسرے یا چوتھے سال کے بعد سال کے بارہ مہینوں میں ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے۔"

انور: "انکل! صحیح اور درست جنتری بنانے کے لئے کیا جاننا ضروری ہے؟"

انکل: "اصل میں صحیح جنتری بنانے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ زمین کتنے عرصہ میں سورج کے گرد ایک چکر پورا کر لیتی ہے اور یہ بات معلوم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آسمان کو غور سے دیکھتے رہیں اور مہینے کے مہینے یہ حساب رکھتے جائیں کہ ایک مہینے میں سورج اور دوسرے ستارے آسمان پر کس جگہ تھے، اور دوسرے مہینے میں کتنی دُور ہٹ گئے ـــــ مصر کے لوگ آسمان کو بہت غور سے دیکھتے تھے ان کا مشاہدہ اچھا تھا۔ چنانچہ انھوں نے ستاروں کے بارے میں بہت سی باتیں معلوم کر لی تھیں۔ اس لئے انہوں نے ایک اچھی جنتری تیار کر لی۔ اس جنتری میں سال کو تیس تیس دن کے بارہ مہینوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ سال ختم ہونے پر پانچ دن تک چھٹی رہتی تھی اور ایک تہوار منایا جاتا تھا ـــــ یہ پانچ دن بارہ مہینوں میں نہیں گنے جاتے تھے

کچھ عرصہ کے بعد روما والوں نے مصریوں کی اس جنتری میں کچھ تبدیلیاں کر لیں اور اس سے کام لینے لگے۔ آگے چل کے اس میں کچھ اور تبدیلیاں ہوئیں ـــــ چنانچہ یہی جنتری ہے جس سے آج کل ہم سال کے بارہ مہینوں کا حساب لگاتے ہیں۔"

انور: "انکل! اس زمانہ میں لوگوں کا مذہب کیا تھا؟ یعنی وہ لوگ کچھ عبادت وغیرہ بھی کرتے تھے یا نہیں؟"

انکل: "بہت خوب! ـــــ آج تم لوگ اچھے سوال کر رہے ہو۔ بھئی دنیا کے ابتدائی زمانہ کے انسان ایسی قوتوں سے گھرے ہوئے تھے جن پر ان کا زور چلتا تھا اور وہ نہ انہیں سمجھ ہی سکتے تھے اور تم جانتے ہو کہ ایسی چیزوں سے جن پر کوئی زور نہ چلے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

انسان آج بھی ڈر جاتا ہے ــــ اگرچہ آج ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ بجلی کیا ہے اور بادل کیوں گرجتے ہیں لیکن پھر بھی یہ حال ہے کہ جب بادل گرجتا ہے اور بجلی کڑکتی ہے تو اکثر لوگوں کے سینوں میں دل دہل جاتے ہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا آسان ہے کہ بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سے ابتدائی زمانے کے انسان پر کیا گزر جاتی ہوگی ــــ وہ سمجھتا تھا کہ یہ گرج کسی طاقتور ہستی یعنی دیوتا کی آواز ہے۔ جو غصے میں آکر گرج رہا ہے۔"

ندیم: "تو انکل اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ دیوتاؤں کی پوجا کیا کرتے تھے۔"

انکل: "ہاں بیٹے۔ ایسا ہی ہے۔ ان دنوں انسان مختلف دیوتاؤں کے سامنے قربانیاں کرتا تھا۔ اول میں یہ قربانیاں یہ ظاہر کرنے کے لئے کی جاتی تھیں کہ وہ دیوتاؤں کو سچے دل سے مانتا اور انہیں بڑا طاقتور جانتا ہے اور ان کے سوا اس کا کوئی سہارا نہیں۔ اس لئے دیوتاؤں کو اپنے حال پر مہربان کرنے اور ان کے غصے سے بچنے کے لئے قربانیاں کی جاتی تھیں۔"

افروز: "انکل! ان کے دیوتا کس قسم کے ہوتے تھے؟"

انکل: "ان لوگوں کے بہت سے دیوتا تھے۔ ان میں بعض تو مختلف قوتیں تھیں۔ جنہیں وہ دیوتا مان کر پوجتے تھے۔ مثلاً سورج کا دیوتا الگ تھا۔ سمندر کا دیوتا الگ تھا۔ پھر دریاؤں، جنگلوں اور جھیلوں کے بھی الگ الگ دیوتا تھے۔ ان کے علاوہ کئی دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی تھی ــــ جب انسانوں نے کاشتکاری اور گلہ بانی شروع کی تو وہ اسی بات میں اپنی کامیابی اور ترقی سمجھتے تھے کہ فصل خوب ہو۔ چارے کی کمی نہ رہے اور گائے بیلوں اور بھیڑ بکریوں کی نسل خوب پھلے پھولے۔ چنانچہ یہ لوگ ایک دیوی کی پوجا کرتے تھے جسے بخشش یا زرخیزی کی دیوی سمجھا جاتا تھا وہ اسے ماں کہتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک وہ اصل میں زمین کی دیوی یعنی دھرتی ماتا تھی"

ندیم: "وہ لوگ دیوتاؤں کے لئے کس قسم کی قربانیاں کرتے تھے؟"

انکل: "وہ لوگ دیوتاؤں کی خدمت کرنا بہت ضروری سمجھتے تھے۔ انہیں خوش کرنے کے لئے قربانیاں کی جاتی تھیں۔ چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ تاکہ ملک سرسبز اور خوش حال رہیں۔ ان دیوتاؤں کے لئے عالی شان محل بنائے جاتے تھے۔ جو مندر کہلاتے تھے۔ پھر پتھر یا دھات وغیرہ کے دیوتاؤں کی مورتیاں بنا کر ان مندروں میں رکھی جاتی

Digitized by khalafat Library Rabwah

تھیں ۔ عام طور پر دیوتاؤں کے چڑھاووں میں اناج ، گوشت ، کے علاوہ کانسی چاندی اور سونے کے زیور بھی ہوتے تھے ۔ بعض زیوروں میں قیمتی پتھروں کے نگینے جڑے جاتے تھے ——— اچھا بھئی یہ کانسی کا زمانہ بھی ختم ——— ! ہم آئندہ انشاء اللہ کسی ملاقات میں اس بات پر بحث کریں کہ دنیا میں حکومتیں کس طرح قائم ہوئیں ۔"

انور : " ٹھیک ہے انکل ——— یہ بڑا اچھا موضوع ہے ۔ آج کی بات چیت سے ہماری معلومات میں بہت مفید اضافہ ہوا ہے اور پرانے زمانہ کے لوگوں کے بارے میں ہماری معلومات کافی وسیع ہو گئی ہیں ۔"

ندیم : " جی ہاں ! انکل ——— امید ہے آئندہ بھی آپ ایسی دلچسپ اور معلوماتی باتیں بتائیں گے ۔"

انکل : " اچھا بھئی خدا حافظ ! "———

انور ، ندیم ، سلطانہ : " شکریہ انکل ——— ! خدا حافظ ——— ! "

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی
نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ
سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں
فون
۶۲۵۰۰

مطب
اپنی جملہ طبی ضرورت اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ
اور مطب کی طرف رجوع کریں ۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک
بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں ۔ باہر کے احباب
مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
ٹیلیفون : ۴۸۴۴

Digitized by khalafat Library Rabwah

اے پیارے تشحیذی بچو!

جناب احسن اسمٰعیل صدیقی گوجرہ

ہر صبح پڑھو، ہر شام پڑھو، ہر وقت پڑھو، ہر آن پڑھو
ارشادِ رسولِ عربی ہے، قرآن پڑھو! قرآن پڑھو
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو! قرآن پڑھو!

یہ منبعِ علم و عرفاں ہے، یہ چشمۂ آبِ حیواں ہے
اللہ کا یہ اپنے بندوں پر ہے ایک بڑا احسان، پڑھو
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو! قرآن پڑھو!

گو چاروں طرف اس دنیا میں ہے جہل، ضلالت سی چھائی
ایسے میں یہ شمعِ ایماں ہے تسکین کا اک ساماں، پڑھو
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو! قرآن پڑھو!

ہے چشمِ بصیرت تو دیکھو، یہ نسخۂ اکسیر نسخہ ہے
ہر غم کا مداوا ہے اس میں، ہر درد کا ہے درمان، پڑھو
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو! قرآن پڑھو!

Digitized by khalafat Library Rabwah

جانو تو خزینۂ عرفاں ہے ، سمجھو تو کلیدِ جنت ہے
ہر علم و ہنر کا مخزن ہے درویش ہو یا سلطان ! پڑھو
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو! قرآن پڑھو!

یہ دور نہ واپس لوٹے گا ، یہ دور نہ پھر ہاتھ آئے گا
یہ وقت غنیمت ہے بچو! اللہ کا یہ فرمان پڑھو
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو قرآن پڑھو!

انساں تو نظر آتے ہیں بہت ، انسان مگر کم دیکھے ہیں
تاکیدِ خلیفۂ ثالث ہے ، بننا ہے اگر انسان ! پڑھو!
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو! قرآن پڑھو!

ہر شر کا اک تعویذ ہے یہ ، تدبیر ہے یہ تقدیر ہے یہ
اخلاص پڑھو ، البقرہ پڑھو ، یٰسین پڑھو رحمٰن پڑھو!
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو! قرآن پڑھو!

قرآن سراپا برکت ہے ، قرآن سراپا رحمت ہے ،
قرآن ہی اپنی دولت ہے قرآن ہی اپنی جان ، پڑھو!
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو! قرآن پڑھو!

سینے سے لگالو تم اس کو ، آنکھوں میں بسا لو تم اس کو
احسن کی تمنا ہے بچو! یہ منظوم ذی شان پڑھو
اے پیارے تشحیذی بچو! قرآن پڑھو! قرآن پڑھو

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

بال کی کھال

ایک چھوٹے سے بال سے اس شخص کے بارے میں جس کا یہ بال ہے بہت کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے امریکہ کے ایک سائنس دان نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اگر اسے کسی شخص کے بال کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا دے دیا جائے تو وہ بتا سکتا ہے کہ وہ کیا کھاتا رہا ہے اور اس نے کس قسم کے ماحول میں زندگی گزاری ہے؟

ورجینیا یونیورسٹی واقع شارٹ ویلی ورجینیا کے علم کیمیا کے مددگار پروفیسر ڈاکٹر ولارڈ ڈبلیو ہیری سن کا کہنا ہے کہ بال انسانی اعضا کا وہ حصہ ہے جہاں ہر قسم کا فاضل جزو ترکیبی جمع ہوتا رہتا ہے جس کا ایک خاص قسم کے طیف پیما کے ذریعے جیسے Spark Source mass spectrometer. کہتے ہیں۔ تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ اس خصوصی آلے کی مدد سے ۳۵ سے لے کر ۴۰ قسم کے مختلف عناصر اور اجزاء کی شناخت کی جا سکتی ہے مثال کے طور پر عام حالت میں چاندی، جست اور ٹین جیسی دھاتیں کچھ مقدار میں انسانی جسم میں موجود ہوتی ہیں۔ ان دھاتوں کی مقدار کا تناسب ہر شخص میں مختلف ہوتا ہے۔ اگر کسی مجرم کے سر سے گرا ہوا بال مل جائے تو اس کے کیمیاوی تجزیے سے مشکوک لوگوں کے بالوں سے اس کا موازنہ کر کے مجرم کی نشاندہی کی جا سکتی ہے اور یہ بتایا جا سکتا ہے کہ جائے واردات پر وہ موجود تھا۔

ڈاکٹر ہیری سن نے بالوں کے تجزیے کا جو طریقہ دریافت کیا ہے اس سے بیماریوں کی تشخیص بھی کی جا سکتی ہے۔ جب مریض کے بال میں بعض معدنی اجزاء کی زیادتی یا بہت کمی پائی جاتی ہے تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ جسم کا کوئی اہم عضو باقاعدگی سے کام نہیں کر رہا ہے یا اس عضو کا کیمیاوی طرز عمل کسی وجہ سے غیر متوازن ہے۔ تجزیہ کرتے وقت ڈاکٹر ہیری سن بال کے نمونے پر تیزاب ڈالتے ہیں۔ جس سے بال کے کیمیاوی عناصر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ باقی اجزاء جو بال میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

لپٹے رہ جاتے ہیں انھیں گریفائیٹ میں ملا دیتے ہیں۔ اس مرکب میں ایک الکٹروڈ کے خواص ہوتے ہیں جو برقی رَو کے ایک جزو کی حیثیت سے کام کرسکتے ہیں۔ پھر اس مرکب کو ایک خاص قسم کے طیف پیما میں ڈال کر اس کے اجزاء کی شناخت کرلی جاتی ہے۔

• باربردار پٹیاں

امریکہ میں ڈاک خانوں کے اندر ایک جگہ سے دوسری جگہ ڈاک کے تھیلے منتقل کرنے کے لئے آدمیوں کی جگہ ایک ایسا باربردار پٹہ (Conveyor Belt) استعمال کیا جاتا ہے جس میں برقیاتی دماغ بھی لگا ہوتا ہے۔

جب ڈاک کے تھیلے اس پٹہ کے ذریعہ اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں تو پٹے میں لگا ہوا برقیاتی دماغ ان تھیلوں کو خودبخود مقررہ جگہ پر اتار دیتا ہے طریقہ یہ ہے کہ پٹی پر ہر تھیلے کی منزلِ مقصود لکھ دی جاتی ہے اور جب وہ تھیلہ اپنی مقررہ جگہ پہنچتا ہے تو وہ خودبخود اسی جگہ گر جاتا ہے

سان فرانسسکو کے ڈاک خانے میں جہاں ہوائی ڈاک چھانٹی جاتی ہے اس قسم کی باربردار پٹی استعمال کی جاتی ہے اور خطوط اور پارسل اس کے ذریعہ ڈاک خانہ میں پہنچتے مختلف مقامات پر پہنچائے جاتے ہیں باربردار پٹی آٹھ سو فٹ لمبی ہے اور دو فٹ چار انچ چوڑی۔

ہوائی جہازوں اور مقامی ڈاک خانوں سے جو ڈاک یہاں آتی ہے۔ ڈاک خانے کے ملازم اس کو چھانٹتے ہیں اور مختلف تھیلوں میں بھر دیتے ہیں اس کے بعد وہ ڈسپیچر کو فون کے ذریعہ تھیلوں کے نمبر بتا دیتے ہیں۔

ڈسپیچر جواب میں بتاتا ہے کہ ڈاک خانہ میں چوبیس مقامات ہیں۔ کون سا تھیلہ ان میں سے کون سے نمبر کے مقام پر بھیجا جائے۔ ڈاک چھانٹنے والے اس کے بعد کنٹرول پینل میں لگے ہوئے بٹنوں میں سے وہ بٹن دبا دیتے ہیں جن پر متعلقہ نمبر لکھا ہوتا ہے۔ بٹن دبانے سے تھیلہ خودبخود پٹے میں برقیاتی دماغ —— (Memory Belt) پر پہنچ جاتا ہے جس تھیلے کو پہنچانا مقصود ہوتا ہے اس کا تعین بھی خودبخود ہو جاتا ہے۔ اس کام کے لئے پٹے کے نیچے فولادی تار لگے ہوتے ہیں۔ بٹن دبانے سے ان تاروں میں مقناطیسی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

سان فرانسسکو کے ڈاک خانہ میں اس طرح تیس مقامات پر ڈاک تقسیم ہوتی ہے۔ اگرچہ فی الحال صرف بیس مقامات تک ڈاک بھیجی جا رہی ہے۔

پٹے کی رفتار تین سو ساٹھ فٹ فی منٹ ہے۔ ہر منزل پہ ایک برقیاتی ریڈنگ پوائنٹ ہوتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا رہتا ہے کہ پٹہ صحیح کام رہا ہے یا نہیں۔ ڈاک خانہ میں جو بیس مرکز ہیں ان میں پانچ خلائی ڈاک کے ہیں۔ جن تک پٹے کے ذریعے ڈاک پہنچ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاک خانے میں تین نالیاں بھی بنی ہوتی ہیں جس سے ہو کر ڈاک براہ راست ٹرک گاڑیوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ باقی بارہ مقامات ہیں جہاں ڈاک چھانٹی جاتی ہے میمفس ٹینسی اور نیویارک شہر میں بھی اس طرح کے باربردار پٹے موجود ہیں۔ اگرچہ وہ سان فرانسسکو کے مقابلے میں چھوٹے ہیں۔ علاوہ ازیں اس طریقہ پر صنعتی اور تجارتی اداروں میں بھی عمل کیا جا رہا ہے

یہ پٹے گڈ ایئر ٹائر اینڈ ربڑ کمپنی نے تیار کئے ہیں۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ پھلوں، سبزیوں اور دوسری اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے بھی یہی طریقہ اپنایا جا سکتا ہے۔ مذکورہ کمپنی کے علاوہ باربردار پٹوں کی تیاری میں کلنسر ہیمر کارپوریشن کا بھی حصہ ہے جس نے بعض ترقیاتی آلے تیار کئے ہیں۔

کمزور بینائی والوں کیلئے پڑھنے کا آلہ

ایک ایسا آلہ ایجاد کیا گیا ہے جس کی مدد سے وہ لوگ بھی جن کو بہت کم نظر آتا ہے اور تقریباً اندھے ہوتے ہیں۔ اب کتابیں اخبار، اور رسالے پڑھ سکیں گے۔ اس آلے کا نام Optiscope Enlarger. ہے۔ اس کی مدد سے تحریر شدہ حروف اتنے بڑے ہو جاتے ہیں کہ آسانی سے پڑھے جا سکیں اس کے ذریعے پردہ چشم پر اتنی روشنی پہنچ جاتی ہے کہ الفاظ واضح ہو کر سامنے آ جاتے ہیں۔ یہ آلہ اوپٹک سسٹمز لمیٹڈ نامی کمپنی نے تیار کیا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ طاقتور قسم کے چشموں کے مقابلے میں یہ آلہ زیادہ موثر ہے اس کا وزن چودہ پونڈ ہے۔ اسے گھروں، مدرسوں اور کتب خانوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(مرسلہ: طارق احمد بٹ۔ کراچی)

جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں اچانک تبدیلی اور بعض دیگر وجوہ کی بنا پر اس مرتبہ تشحیذ الاذہان کا خصوصی نمبر شائع نہیں ہو سکا!

(ادارہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

گلہائے رنگا رنگ

حضرت ابراہیم ادھمؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کو جا رہا تھا کہ ایک لڑکے کو جاتے دیکھا میں نے پوچھا۔ "صاحبزادے کہاں جا رہے ہو ——؟"

اس نے کہا —— "خدا کے گھر جا رہا ہوں!"

میں نے کہا —— "تم بچے ہو تم پر حج واجب ہے نہ سنّت۔"

اس نے کہا —— "کیا تم نے بچوں کو مرتے نہیں دیکھا ——؟"

میں نے کہا۔ "دیکھا ہے!"

کہنے لگا —— "اگر بچوں کے لئے موت ہے تو پھر نیک عمل بھی تو انہیں کرنے چاہئیں"

ابراہیم ادھمؒ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا —— "تمہارے پاس سواری اور سامان نہیں؟"

کہنے لگا۔ "میرے ہاتھ اور پاؤں میری سواری ہیں اور پرہیزگاری میرا سامان۔ میرا رب میرا مقصود ہے"

میں نے کہا۔ "تمہارے پاس کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں۔"

کہنے لگا۔ "جب کسی کے ہاں دعوت پر جاتے ہیں تو اپنا کھانا ساتھ نہیں لے جاتے جس نے بلایا ہے وہی کھانا بھی دے گا۔"

ابراہیم ادھمؒ فرماتے ہیں۔ یہ جوابات سن کر میں حیران ہوا کہ یہ کون ہے جو اتنی بے باکی سے مجھے تُلے جواب دے رہا ہے۔ بعد ازاں پتہ چلا کہ یہ علیؓ بن الحسینؓ تھے۔

(امۃ الحیٔ۔ مریدکے)

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ہارون الرشید کے زمانہ میں بہت بڑے فقہ اور حدیث کے ثقہ مانے جاتے تھے۔ زہد و ریاضت اور علم و ... یگانہ تھے آپ کے بارہ میں بیان کیا جاتا ... ایک دفعہ آپ حج سے فارغ ہو کر حرم میں سو گئے

Digitized by khalafat Library Rabwah

خواب میں دو فرشتوں کی باتیں سنیں۔ ایک نے پوچھا "اس سال کتنے لوگ حج کو آئے؟"

دوسرے نے جواب دیا ـــــ "چھ لاکھ!"

پہلے فرشتے نے پوچھا "کتنے لوگوں کا حج قبول ہوا؟"

"کسی کا بھی نہیں" ـــــ دوسرے نے کہا ـــــ "البتہ دمشق میں علی بن موفق ایک موچی رہتا ہے اگرچہ وہ حج کرنے نہیں آیا مگر اس کا حج قبول ہو گیا۔ اسی کے طفیل ان لوگوں کا حج قبول ہوا!"

عبداللہ بن مبارک بیدار ہوتے ہی اس موچی کی تلاش میں روانہ ہوئے دمشق پہنچے۔ اس کے مکان پر دستک دی۔ علی بن موفق باہر آیا۔ تو آپ نے اپنا خواب اس سے بیان کیا اور پوچھا "تمہارا حج کیسے قبول ہوا؟"

موچی نے کہا۔ "میں نے حج تو نہیں کیا مگر ساری عمر چمڑا سیتا رہا کہ حج کے لئے کچھ رقم جمع کی اور حج پر جانے کے لئے تیار تھا۔ اسی دوران میں ایک دن میری بیوی نے پڑوسی کے ہاں سے تھوڑا سا سالن طلب کیا۔ پڑوسی نے کہا۔ یہ گوشت تم پر حلال نہیں اس لئے کہ سات دن کے فاقوں کے بعد بچوں کی بھوک سے بے تاب ہو کر ہم نے مردار پکایا ہے" یہ سن کر میرے اوسان خطا ہو گئے اور میں نے جتنا روپیہ حج کے لئے جمع کیا ہوا تھا وہ سارے کا سارا اکٹھا کر ان کے گھر لے گیا تا وہ اپنے بال بچوں پر خرچ کریں۔"

اس پر عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا ـــــ

"واقعی فرشتوں نے سچ کہا تھا۔"

(زاہدہ پروین - ربوہ)

حضرت ابوبکر وراقؒ کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا۔ ایک دن جب وہ پڑھ کر گھر لوٹا تو ابوبکرؒ نے دیکھا کہ اس کے چہرے کا رنگ فق ہے اور وہ رو رہا ہے۔ آپ نے ماجرا پوچھا تو بیٹے نے کہا ـــــ "آج میرے استاد نے ایک ایسی آیت قرآنی سنائی جسے سنتے ہی میں بے حال ہو گیا۔ ڈر کے مارے میرے آنسو نکل آئے اور ابھی تک جاری ہیں۔"

باپ نے پوچھا۔ "وہ کونسی آیت ہے؟"

بیٹے نے کہا۔ "وہ آیت یہ ہے:ـــ

"یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا۔" (وہ دن کہ جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا)"

اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد بچے کا انتقال ہو گیا۔ ابوبکر وراقؒ بیٹے کی قبر پر جایا کرتے تھے اور کہتے تھے ـــــ "ابوبکر! تیرا بیٹا تو ایک ہی آیت سن کر اس کی تاب نہ لاتے ہوئے راہِ حق میں قربان ہو گیا مگر تجھے قرآن پڑھتے ایک عمر گزر گئی ہے اور تجھ پر کوئی اثر نہ ہوا۔"

(مطاہرہ نسرین - ۹۸ شمالی سرگودھا)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایک مرتبہ بادشاہ دارا شکار کو نکلا۔
ایک جنگل میں چرواہے کو دیکھا تو سمجھا کہ کوئی دشمن ہے۔ تیر چلانا ہی چاہتا تھا کہ چرواہا پکار اٹھا۔
"میں دشمن نہیں بلکہ سرکاری گھوڑے چراتا ہوں۔"

دارا نے ہاتھ روک لیا اور کہا۔ "تو خوش قسمت ہے کہ بچ گیا۔"
چرواہے نے کہا۔ "سبحان اللہ! میں اپنے گلّے کے ایک ایک گھوڑے کو پہچانتا ہوں۔ آپ نے مجھے سینکڑوں بار دیکھا ہے اور پہچانتے نہیں۔"
دارا چرواہے کی یہ بات سن کر بہت خوش ہوا اور اسے ایک بہترین گھوڑا انعام کے طور پر دے دیا۔

(خالد محمود قریشی۔ کراچی)

حضرت حاتم اصم رح اپنے زمانہ کے بہت بڑے زاہد اور یکتائے زمانہ بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ اپنی بیوی سے کہنے لگے۔ "میں جہاد پر جا رہا ہوں چار ماہ تک باہر رہوں گا۔ تجھے کس قدر خرچ دے جاؤں؟"
بیوی نے کہا۔ "جس قدر میری زندگی ہے اتنا خرچ دے جاؤ!"
فرمایا۔ "تمہاری زندگی میرے اختیار میں نہیں۔"
بیوی نے کہا۔ "تو پھر میری روزی بھی تمہارے ہاتھ میں نہیں۔"
جب حضرت اصم رح جہاد پر چلے گئے تو کسی عورت نے آپ کی بیوی سے پوچھا۔ "تمہارے شوہر تو جہاد پر چلے گئے۔ تمہارے نان و نفقہ کے لئے کیا چھوڑ گئے ہیں؟"
کہنے لگیں۔ "وہ روزی دینے والا نہیں تھا۔ کھانے والا تھا سو چلا گیا۔ روزی دینے والا (اللہ تعالیٰ) یہیں موجود ہے۔"

(کوثر چودھری۔ چک لالہ)

"تشحیذ" بچوں کا اپنا رسالہ ہے اس کی بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے مطلع کرنا ہر تشحیذی بچے کا فرض ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

سمندر کے نیچے

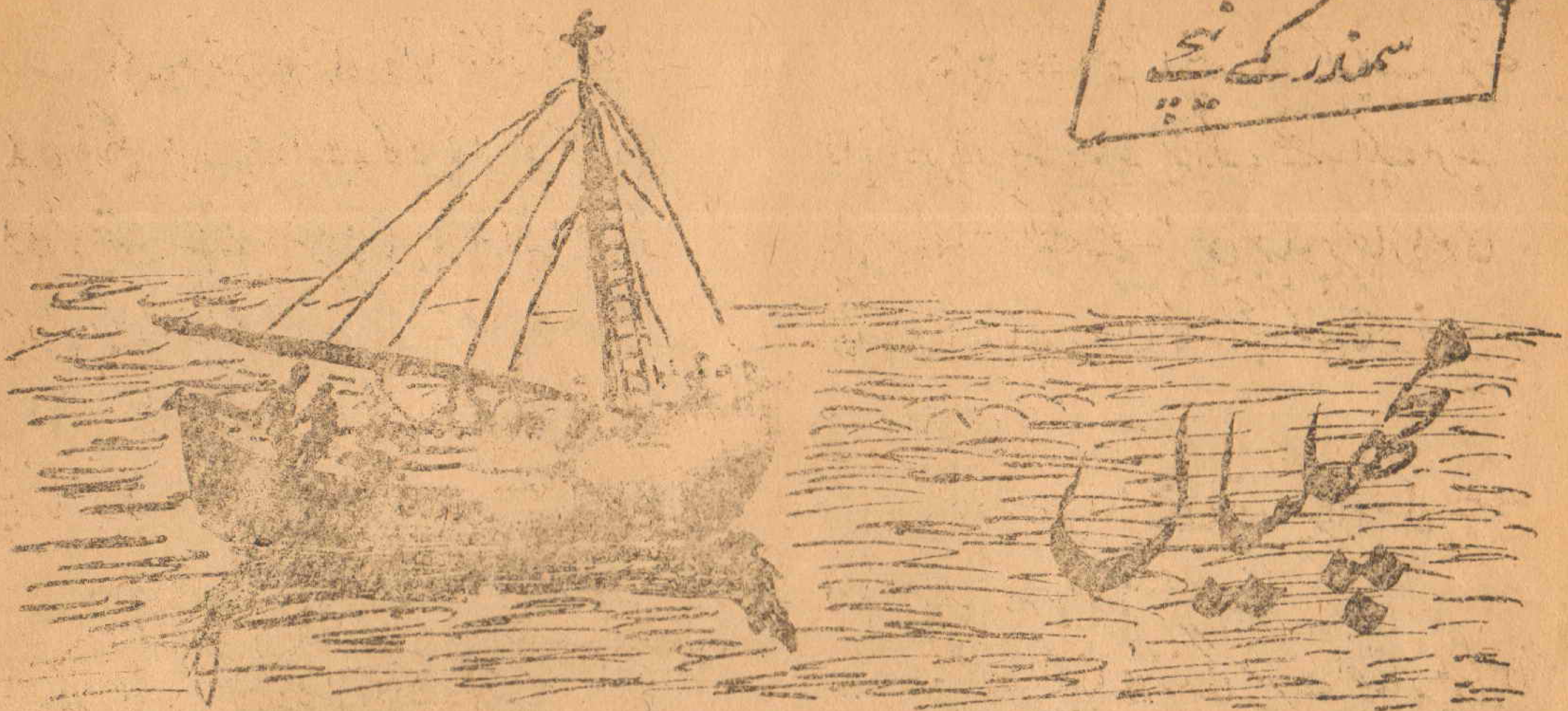

مچھلیاں درختوں پر ——؟

ظفر محمود بندیشہ ۔ گوجرہ

آپ نے یہ لطیفہ تو سنا ہوگا کہ تین بے وقوف اکٹھے بیٹھے تھے۔ ایک نے کہا "اگر دریا میں آگ لگ جائے تو مچھلیاں کہاں جائیں گی؟" دوسرے نے کہا۔ "درختوں پر چڑھ جائیں گی" تیسرا بولا "کائیں کھینسیں وہ کونسی ہیں جو درختوں پر چڑھ جائیں گی؟"

مچھلیوں کا درختوں پر چڑھنا کیا واقعی بے وقوفی کی بات ہے؟ اس کا جواب اگر آپ کسی ماہر حیاتیات سے پوچھیں تو وہ آپ کے سوال کی نفی کرے گا۔ تب آپ کو علم ہوگا کہ مچھلیوں کے درخت پر چڑھ جانے کی بات نہ صرف بے وقوفی نہیں بلکہ عین دانشمندی تھی۔ کیونکہ مچھلیاں بہت سی قسموں کی ہوتی ہیں اور ان میں بعض ایسی ہیں جو بڑی آسانی سے درختوں پر چڑھ سکتی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اڑ بھی سکتی ہیں، کود بھی سکتی ہیں اور سانپوں کی طرح رینگ بھی سکتی ہیں۔ گرگرٹ ایک مچھلی کا نام ہے۔ یہ مچھلی یورپ، امریکہ اور جزائر شرق الہند میں پائی جاتی ہے اس کے پروں کے سامنے تین انگلیاں ہوتی ہیں وہ ان کے سہارے ایک عجیب طریقے سے رینگتی ہے اسی طرح پرچ نامی مچھلی دس فٹ تک سے

Digitized by khalafat Library Rabwah

پیڑ پر بڑی آسانی سے چڑھ سکتی ہے۔

دنیا کے بعض سمندروں میں اڑنے والی مچھلی پائی جاتی ہے جو بیس تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کئی سو گز تک اڑ سکتی ہے۔ اڑتے وقت یہ اپنے بازوؤں کو پروں کی طرح پھیلا لیتی ہے۔

شاید آپ نے آدم خور مچھلی کا ذکر نہ سنا ہو۔ آپ حیران ہوں گے کہ مچھلیاں بھی انسانوں کے گوشت کو رغبت سے کھاتی ہیں جنوبی امریکہ کے دریاؤں میں ایک مچھلی ہوتی ہے جسے پیرانہا کہا جاتا ہے اس کی لمبائی دو فٹ تک ہوتی ہے۔ یہ مچھلی تین رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کی دُم اور پیٹ سرخ، کمر سفید اور سر سنہرے رنگ کا ہوتا ہے یہ مچھلیاں مل کر جانداروں اور مویشیوں پر جو ان دریاؤں سے گزریں حملہ کر دیتی ہیں۔ ان کے دانت چاقو کی طرح تیز ہوتے ہیں۔ اگر کشتی میں بیٹھا ہوا کوئی شخص اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے تو ممکن ہے کہ کوئی پیرانہا مچھلی اس کی انگلی ہی کاٹ کر لے جائے۔

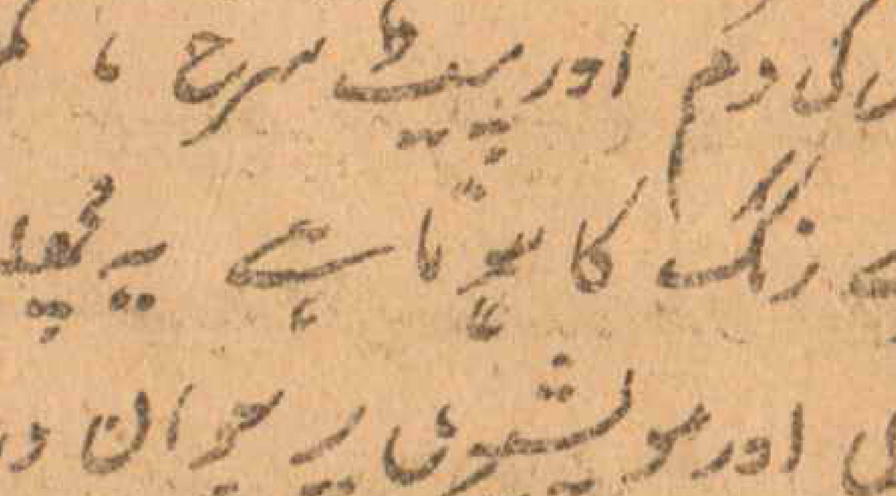

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ انسان شارک مچھلیوں سے تو بچ کر نکل جائے مگر اگر وہ بہت سی "پیرانہا" مچھلیوں میں گھر جائے تو پھر اس کی جان بچنا محال ہے۔

سمندر کے ساتھ مچھلی کا ذکر خود بخود آ جاتا ہے۔ شاید آپ سوچتے ہوں کہ نمکین پانی کے سمندر میں مچھلیاں کس طرح رہتی ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ سمندر کا پانی اس قدر نمکین نہیں ہوتا کہ اس کے اندر حیات کے امکان کو ہی نظر انداز کر دیا جائے۔ ہاں ان سمندروں اور جھیلوں میں جہاں پانی حد سے زیادہ نمکین ہو مچھلیاں نہیں پائی جاتیں جیسے بحیرہ مردار۔ بعض مچھلیاں سخت گرم اور سخت سرد پانی میں بھی زندہ رہتی ہیں۔ دنیا کے بعض گرم چشموں میں جن کا پانی ایک سو پچیس (۱۲۵) فارن ہائٹ تک گرم ہے۔ مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کے برخلاف سائبیریا اور قطب شمالی میں سیاہ رنگت والی کچھ مچھلیاں ایسی بھی ہیں جو نقطۂ انجماد سے بھی کم درجہ حرارت پر زندہ رہتی ہیں ان میں سے بعض مچھلیاں برف کے بڑے بڑے ڈھیلوں میں پھنس کر رہ گئیں۔ مگر جب ان ڈھیلوں کو پگھلایا گیا تو یہ پھر تیرنے لگیں۔ اسی طرح کی کچھ مچھلیاں تحقیق کرنے والے ماہرین کے گروہ نے برف سمیت بعض کتوں کو کھلا دیں۔ جب

برف پیٹ میں جاکر پگھل گئی تو وہاں مچھلیاں تیرنے لگیں۔ کتنے بڑے پریشان ہوئے انہوں نے قے کی تو سب مچھلیاں زندہ حالت میں تھیں۔

سمندروں کی گہرائی میں کسی قسم کی کوئی روشنی نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے قدرت نے بعض مچھلیوں کو یہ صفت بخشی ہے کہ وہ خود اپنے جسم سے روشنی پیدا کرسکتی ہیں۔ اس روشنی کی مدد سے ہی وہ اپنی ساتھی مچھلیوں کو ڈھونڈتی ہیں اور اپنی غذا بھی تلاش کرتی ہیں......

.......افریقہ اور جنوبی امریکہ میں پائی جانے والی مچھلی "ایل" سانپ جیسی ایک مچھلی ہوتی ہے اس کے دو خاص غدود

ہوتے ہیں جو دم سے لے کر سر تک جاتے ہیں۔ یہ غدود اتنی برقی رَو پیدا کر سکتے ہیں جو ایک آدمی کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ مچھلی اس بجلی کو دوسری مچھلیوں کے شکار اور اپنے لئے حفاظت کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ ۱۹۳۹ء میں نیویارک کے عالمی میلے میں ایک ایسی مچھلی کی نمائش کی گئی تھی اس کی برقی رَو سے ایک وقت میں ایک ریڈیو۔ ایک چھوٹی ٹرین اور ۱۰۰ چھوٹے بلب چلانے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔

○

بچوں کی کتابیں

(۱) کامیابی کی راہیں۔ چاروں حصے قیمت ۵/- روپے

ستارہ اطفال	ہلال	قمر	بدر
-/۵۰	-/۱	۱/۵۰	-/۲

(۲) یاد رکھنے کی باتیں: قیمت ۵۰ پیسے
(۳) دینی معلومات: " ۱/۵۰ روپے
(۴) شمائل احمد: " ۱/۵۰ "
(۵) احادیث الاخلاق: " -/۳ "

جلسہ سالانہ کے ایام میں شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نیز دیگر بک سٹالوں سے مل سکتی ہیں۔ (مینیجر شعبہ اشاعت)

ماہنامہ "خالد" ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی خالد کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

طفلِ امروز قائدِ فردا

قائدِ اعظم محمد علی جناح

کراچی پاکستان کا سب سے بڑا اور خوب صورت شہر ہے۔ جسے روشنیوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ اس گنجان آباد شہر کی آبادی پینتالیس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ اب سے قریباً ایک صدی پہلے اسی شہر کراچی میں ایک لڑکا رہتا تھا۔ تب اس شہر کی اتنی آبادی نہ تھی یہ لڑکا دوسرے لڑکوں سے بہت مختلف تھا۔ اس کے بارے میں اکثر لوگ کہا کرتے تھے:۔

"ایک لمبا دُبلا لڑکا، جو عجیب و غریب لمبا زرد رنگ کا کوٹ پہنے رہتا ہے۔"

اس وقت کسے معلوم تھا کہ کل کو یہی لمبا دُبلا پتلا لڑکا قوم کا قائد بننے والا ہے۔

شہر کراچی میں ایک بہت پرانی آبادی ہے جس کی چھوٹی چھوٹی گلیوں اور بوسیدہ دھندلے مکانوں میں محمد علی جناح کا بچپن اور لڑکپن بسر ہوا۔ اس آبادی کی بعض گلیاں اتنی تنگ اور مکان اتنے چھوٹے چھوٹے اور نیچے ہیں کہ گلی میں سے گزرتے ہوئے بعض اونٹ آسانی سے بالائی منزل کی کھڑکیوں میں سے اندر جھانک سکتے ہیں۔ انہی گلیوں میں سے ایک گلی میں جس کا نام "نیو نہم روڈ" ہے وہ مکان واقع ہے جس میں قائد اعظم پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش کے بعد سے اس گھر کی مکمل مرمت ہو چکی ہے اور اس میں کئی شہ نشین بن چکے ہیں

کراچی کے جس مدرسے میں ان کی پڑھائی شروع ہوئی اس کے رجسٹر میں تاریخ پیدائش ۲۰ اکتوبر درج ہے ——— لیکن قائد اعظم کا کہنا ہے کہ وہ ۱۸۷۶ء میں کرسمس کے دن پیدا ہوئے تھے ———

اگر ان کی پیدائش کا سال ۱۸۷۶ء تھا تو اس

Digitized by khalafat Library Rabwah

روز وہ سات دن کے ہوں گے جب شہر دہلی میں ملکہ وکٹوریہ کے قیصرۂ ہند ہونے کا اعلان کیا گیا۔ وہ اسی سال پیدا ہوئے جب ہندوستان میں برطانوی سلطنت مستحکم ہو گئی تھی اور قریباً ستر برس بعد اسی وکٹوریہ کے پڑپوتے سے انہوں نے برصغیر ہندوستان کی آزادی اور تقسیم کے لئے فیصلہ کن گفت و شنید کی۔

قائد اعظمؒ کے قریبی اجداد مسلمان تھے اور آغا خان کے خوجا فرقے میں سے تھے لیکن ہندوستان کے اکثر مسلمانوں کی طرح ان کا سلسلۂ نسب بھی ہندوؤں سے ملتا تھا۔

کئی نسل پہلے قائد اعظم کا خاندان ملتان کے علاقے سے ہجرت کر کے کاٹھیاواڑ گیا تھا۔ پھر وہاں سے منتقل ہو کر وہ کراچی آگیا جہاں اس کے افراد خوشحالی کی زندگی بسر کرتے تھے۔

قائد اعظم کو جب کراچی میں مدرسے پڑھنے بھیجا گیا تو وہ چھ برس کے تھے۔ چار برس بعد وہ بذریعہ جہاز بمبئی گئے جہاں ایک سال تک گوکل داس تیج پرائمری سکول میں زیر تعلیم رہے۔ گیارہ سال کی عمر میں کراچی واپس آئے اور سندھ مدرسہ سکول میں داخل ہو گئے پھر چار برس بعد پندرہ سال کی عمر میں وہیں چرچ مشنری سوسائٹی ہائی سکول میں داخل

جناح کے والدین نے اسی سال ان کا نکاح رواج کے مطابق کاٹھیاواڑ کی ایک خوجا لڑکی ایمی بائی سے کر دیا۔

۱۸۹۲ء میں قائد اعظم قانون کی تعلیم حاصل کرنے انگلستان گئے اور ابھی وہ ولایت ہی میں تھے کہ ان کی نوجوان دلہن کا انتقال ہو گیا۔ اس کے تھوڑے دن بعد ان کی والدہ نے بھی رحلت کی اور ان حالات میں ان کے والد کی مالی حالت بہت خراب ہو گئی۔

فاطمہ بائی نے قائد اعظم کے بچپن کے بارے میں بتایا:-

"وہ بڑا اچھا اور تیز لڑکا تھا۔ نیونہم روڈ کے گھر کی بالائی منزل پر ہم آٹھ افراد دو کمروں میں رہا کرتے تھے رات کو جب بچے سو جاتے تو محمد علی جناح دفتی کا ایک ٹکڑا لیمپ کے ساتھ کھڑا کر دیتے تاکہ روشنی سوتے ہوئے بچوں کی آنکھوں پر نہ پڑے، اور پھر وہ رات گئے تک پڑھتے رہتے

ایک رات میں ان کے پاس گئی اور کہا۔ "بچے اتنا نہ پڑھا کر! بیمار ہو جائے گا۔" قائد اعظم نے جواب دیا۔ "بائی"

Digitized by khalafat Library Rabwah

اگر میں اب محنت نہ کروں گا تو
زندگی میں کوئی بڑا کام نہ کر
سکوں گا۔"

دس سال کی عمر کے بعد محمد علی جناح کو گھوڑے کی سواری سے دلچسپی ہو گئی۔ ان کے والد صاحب کے پاس کئی بگھیاں تھیں جو اس زمانے میں امارت کی نشانی سمجھی جاتی تھیں۔ اصطبل میں عمدہ گھوڑے تھے۔ محمد علی جناح نے جلد ہی شہسواری سیکھ لی اور انھیں یہ مشغلہ ہمیشہ پسند رہا۔ انھیں اپنے گھوڑوں سے بڑی محبت تھی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ قائدِ اعظم کو شروع سے مضبوط اور سربلند چیزوں نے متاثر کیا۔

نانجی جعفر بچپن میں قائد اعظم کے ساتھ اسکول میں پڑھا کرتے تھے۔ انھوں نے قائد اعظم کے بچپن کے بارے میں بتایا:۔

"جب جناح چودہ برس کے
تھے تو ایک صبح انھوں نے نانجی
جعفر سے، جو اس وقت گلی میں
کھیل رہے تھے۔ کہا۔ "مٹی میں
گولیاں نہ کھیلو۔ اس سے ہاتھ
اور کپڑے دونوں گندے ہو جاتے
ہیں۔ ہمیں کرکٹ کھیلنا چاہیئے"

نیو نہم روڈ کے دوسرے لڑکوں نے اس ہدایت پر عمل کیا۔ انھوں نے گولیاں کھیلنا چھوڑ دیں اور جناح کی رہنمائی میں گندی گلی سے نکل کر کھلے میدان میں پہنچ گئے جہاں قائد اعظم نے اپنا کرکٹ کا بلّا اور وکٹ ان کو لا کر دیئے۔ دو سال بعد جب وہ انگلستان روانہ ہونے لگے تو انھوں نے اپنا "بلّا" نانجی جعفر کو دے دیا اور کہا:۔

"میری غیر موجودگی میں تم
لڑکوں کو کرکٹ کھیلنا سکھاتے
رہنا۔"

محمد علی جناحؒ کے کردار کی عظمت اور ان کی کامیابی کا سارا راز لڑکپن کے ان لفظوں میں ملتا ہے کہ:۔

"زمین پر نہ بیٹھو تاکہ تمہارے
کپڑے گندے نہ ہوں اور زندگی
کی کشمکش میں تمہارا دامن
صاف رہے۔"

محمد علی جناحؒ کے والد جناح پونجا کھالوں کی تجارت کرتے تھے۔ وہ دبلے پتلے آدمی تھے۔ جناح پونجا کے سات بچے تھے محمد علی جس نے بڑے ہو کر ایک منتشر اور بےکس گروہ کو ایک قوم بنا دیا۔ ان کا سب سے بڑا بچہ تھا۔ اس کے بعد رحمت، مریم، احمد علی،

Digitized by khalafat Library Rabwah

شیریں بائی، فاطمہ، اور بندہ علی تھے۔ جن میں سوائے فاطمہ جناح کے سب غیر معروف رہے۔ فاطمہ جناح نے دندان سازی کی تعلیم حاصل کی اور بعد میں اپنے بھائی کی مخلص ساتھی بنیں اور "مادرِ ملت" فاطمہ جناح کے نام سے جنہوں نے قوم و ملک کی شاندار خدمات انجام دیں۔

سندھ مدرسہ کراچی، جہاں قائداعظم محمد علی جناح رح نے ابتدائی تعلیم پائی۔ اس مدرسہ کے گیٹ پر یہ الفاظ پتھر میں کھدے ہوئے ہیں:۔

"ENTER TO LEARN
GO FORTH TO
SERVE."

یعنی "علم حاصل کرنے کے لئے یہاں آؤ اور خدمت کرنے کے لئے یہاں سے نکلو!"

قائداعظم محمد علی جناح رح جب زندگی کی کشمکش کے لئے باہر نکلے تو ان کے پاس صرف دو ہتھیار تھے ——— بمبئی یونیورسٹی کا میٹریکولیشن سرٹیفکیٹ، جو انہوں نے مشن اسکول سے لیا تھا اور یہ عزم کہ گر دیں نہ بیٹھیں گے۔

قائداعظم کی سب سے پہلی تصویر میں ہمیں ایک دبلا پتلا سا لڑکا نظر آتا ہے جس کے گالوں کی ہڈیاں ابھری ہیں اور ہونٹ موٹے ہیں۔ لڑکپن کی اس تصویر میں آنکھوں سے قوت و ذہانت زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور حرارت کم ——— ہاتھ نازک اور خوب صورت ہیں۔ بعد میں ان ہاتھوں کو وہ اکثر ایک فنکارانہ چابکدستی سے چلایا کرتے تھے اور یہ کیفیت اس وقت تک باقی رہی جب وہ بوڑھے ہو چکے تھے۔

جس زمانہ میں محمد علی جناح رح نے سکول کی تعلیم ختم کی ان دنوں فریڈرک لے کروفٹ نامی ایک شخص بمبئی اور کراچی میں صرافے پر دلالی کرتا تھا ——— فریڈرک قائداعظم کے والد جناح پونجا کا قریبی دوست تھا اور انگلستان کے ایک لارڈ کے خطاب اور جائداد کا وارث تھا فریڈرک محمد علی جناح کی شخصیت سے نہایت متاثر تھا۔ اس نے ان کے والد جناح پونجا کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ اپنے بیٹے کو قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان بھیجیں۔

۱۸۹۲ء میں ہندوستان سے ایک دبلا پتلا لمبے قد کا خوبصورت مسلمان نوجوان قانون کی تعلیم پانے انگلستان گیا۔ اس وقت اس کی عمر سترہ سال تھی ——— محمد علی جناح جب لندن پہنچے تو سخت سردی تھی اور ماحول بھی اجنبی۔ وہ اپنا خاندانی لباس پہنے ہوئے تھے ——— ایک لمبا اور ڈھیلا ڈھالا کوٹ

Digitized by khalafat Library Rabwah

جسے دُگلا کہتے ہیں۔ اس کا رنگ پیلا تھا۔ انگلستان والوں کے لئے یہ لباس بالکل انوکھا تھا۔ اس وجہ سے ان کے ساتھی ان کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ تاہم انھوں نے آہستہ آہستہ مغربی لباس اختیار کر لیا۔

یہاں محمد علی جناحؒ نے قانون کی تعلیم کے ایک مشہور ادارے "لنکنز ان" میں داخلہ لیا۔ اس کی ایک خاص وجہ ہے۔ جس سے ان کے کردار کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔

"لنکنز ان" کے بڑے ہال میں ان عظیم ہستیوں کے نام لکھے ہوئے تھے جنہوں نے بنی نوع انسان کو قانون دیا اور سکھایا۔ اس فہرست میں سب سے اوپر "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کا مبارک نام بھی تھا ——— چنانچہ محمد علی جناحؒ نے اسی لئے اس ادارے کو اپنے لئے پسند کیا۔

لندن میں محمد علی جناحؒ کی طرح طرح کی دلچسپیاں تھیں۔ انھوں نے برٹش میوزیم لائبریری میں مطالعہ کرنے کی اجازت حاصل کر لی تھی اور اپنا زیادہ وقت یہاں گزارتے تھے۔ اتوار کو وہ ہائیڈ پارک چلے جاتے تھے اور دنیا کی اس مشہور جلسہ گاہ میں حکومت پر لوگوں کی کڑی تنقیدیں سنا کرتے۔ وہ پابندی کے ساتھ دار العوام (اسمبلی) جاتے اور برطانیہ کے مشہور مدبّروں اور بڑے لوگوں کی تقریریں سنتے۔ دار العوام کی کارروائی سننے کے سبب وہ پارلیمانی آداب سے خوب واقف ہو گئے۔

۱۸۷۶ء میں محمد علی جو بچوں کو گلی میں کھیلنے سے منع کرتا تھا۔ علم کی دولت سے مالا مال ہو کر اتنا بڑا آدمی بن گیا کہ دس کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن بن گیا۔ ان دس کروڑ عوام نے اسی محمد علی کو "قائداعظم" کے قابلِ عزت نام سے پکارا۔ اور قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی انتھک محنت اور کوششوں سے دس کروڑ عوام کو آزادی اور عزّت و وقار سے رہنے کیلئے ایک بہت بڑا اور پیارا سا ملک "پاکستان" دیا۔

قائداعظمؒ کا فہم و فراست اور دور اندیشی نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں مشہور تھی بلکہ ساری دنیا کے لوگ ان کی عقلمندی اور ذہانت کی داد دیتے تھے۔ دیکھیئے ایک غیر ملکی لارڈ پیتھک لارنس ہمارے قائداعظم کے بارے میں کیا کہتے ہیں:-

"قائد کے مقابل کی شخصیت تاریخ میں جارج واشنگٹن ہے جس کو میں امریکہ کا قائداعظم کہنا زیادہ صحیح سمجھتا ہوں۔"

دیکھا آپ نے کہ ہمارے قائداعظم کتنے بڑے انسان تھے۔ اگر آپ بھی انھیں بڑا انسان سمجھتے ہیں تو اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اچھے اچھے کام کریں اور پاکستان کو خوش حال ملک بنانے کی کوشش کرتے رہیں اور ان تھک محنت سے پاکستان کو صفِ اوّل کا ملک بنا دیں۔ تبھی ہم قائداعظمؒ کے احسانوں کا بدلہ اتار سکتے ہیں۔

O

Digitized by khalafat Library Rabwah

جوابات انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش نمبر ۱

(۱) ۱۹۳۵ء میں پاکستان کے مشہور شہر اور صوبہ بلوچستان کے دارالحکومت "کوئٹہ" میں اتنا زبردست زلزلہ آیا تھا کہ تمام شہر بالکل تباہ و برباد ہوگیا۔ جسے اب نئے سرے سے تعمیر کیا گیا ہے

(۲) ہندوؤں میں مُردوں کو جلانے کا رواج ہے اس لئے گاندھی جی کی قبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

(۳) جکارتا کا پرانا نام "بٹاویہ" ہے

(۴) چمگادڑ ایک پرندہ نہیں ہے بلکہ دودھ دینے والا جانور ہے جس کے پچھلے دونوں پاؤں ایک جھلی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں جو پروں کا کام دیتے ہیں۔ اس کی آنکھیں چھوٹی اور کان بڑے ہوتے ہیں۔ یہ رات کو ہی اپنے شکار کو نکلتی ہے۔ عام طور پر کیڑے خور جانور ہے لیکن شمالی امریکہ میں ایسی چمگادڑیں بھی پائی جاتی ہیں جو سوئے ہوئے جانوروں کا خون چوستی ہیں۔

(۵) دنیا کی بلند ترین عمارت امریکہ کے ایک مشہور کاروباری شہر نیویارک میں واقع ہے اور ایمپائر سٹیٹ "کے نام سے مشہور ہے۔ یہ عمارت ۱۰۲ منزلہ ہے اس کی بلندی ۱۲۵۰ فٹ ہے

(۶) "سکوڈا" کاریں چیکوسلواکیہ میں تیار کی جاتی ہیں۔

(۷) "مونالیزا" اٹلی کے مشہور و معروف پینٹر لیونارڈو ڈاونچی کا تصویری شاہکار ہے۔ یہ پینٹر ۱۴۵۲ء میں پیدا ہوا تھا اور یہ شاہکار تصویر اس نے ۱۵۰۳ء میں بنائی تھی۔ اس کی بعض اور تصاویر بھی عالمی شہرت کی حامل ہیں۔

(۸) کیوبا کا دارالحکومت "ہوانا" ہے۔

(۹) اٹلی کے ایک مشہور جہاز ران" امریگو ویسپیوکی" کے نام سے اسے امریکہ کہا جاتا ہے۔ یہ جہاز ران کولمبس کے ہمراہ تھا۔ جس نے "نئی دنیا" دریافت کی تھی۔ نئی دنیا میں سب سے پہلا قدم امریگو نے رکھا تھا۔ اس مناسبت سے اس ملک کا نام امریکہ مشہور ہو گیا۔

(۱۰) بھارت کے ایک تجارتی مرکز "کلکتہ" کے ہوائی اڈے کو "ڈم ڈم" کہتے ہیں۔ اس لئے آپ جب اس ہوائی اڈہ پر اتریں گے تو آپ کلکتہ میں ہوں گے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش ۲

یہ مقابلہ اطفال اور ناصرات ہر دو کیلئے ہے۔ جوابات بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۵ دسمبر ہے

اوّل انعام: ایک سال کے لئے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا اجراء

دوم انعام: چھ ماہ " " "

جوابات بھجوانے کا پتہ

محمد عمر دراز تنویر - کوٹھی ۵ ڈی بلاک بی، سمن آباد - لاہور

سوالات:

۱- دنیا کا سب سے بڑا سمندر کون سا ہے؟
۲- دنیا کی طویل ترین دیوار کون سی ہے؟
۳- دنیا کا عظیم ترین بیراج کون سا ہے؟
۴- سعودی عرب کا دارالحکومت کون سا ہے؟
۵- الفل ٹاور کہاں واقع ہے؟
۶- کون سی چیز پودوں کو سرسبز رکھتی ہے؟
۷- کراچی اور قاہرہ میں سے کون سا شہر آبادی کے لحاظ سے بڑا ہے؟
۸- امریکہ کس نے دریافت کیا تھا؟
۹- کون سا انقلابی امریکہ کا پہلا صدر تھا؟
۱۰- رومن عقیدہ کے مطابق "سمندروں کا دیوتا" کون سا ہے؟

٥

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

جناب مظفر احمد مقصود ایم ایس سی آنرز (زراعت زرعی یونیورسٹی) الفاف ملکیتی ۔ لائلپور

اپنا کام خود کیجیے!

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کے خاوند اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ تھے۔

ایک مرتبہ آپ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا۔ "کیا میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہؓ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ لاڈلی بیٹی تھیں کا قصہ سناؤں؟" شاگرد کہنے لگے۔ "حضرت ضرور سنائیے!" فرمایا کہ میری بیوی فاطمہؓ اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھی جس کی وجہ سے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے تھے۔ اور کافی دور سے خود پانی کی مشک بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے سینہ پر مشک کی رسی کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر کا دوسرا تمام کام بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غلام اور لونڈیاں آئیں میں نے اپنی بیوی فاطمہؓ سے کہا کہ آپ بھی حضورؐ کی خدمت میں جائیں۔ اور ایک خادمہ مانگ لیں تاکہ آپ کو اپنے کاموں میں کچھ سہولت ہو جائے۔

چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ وہاں کافی لوگ جمع تھے۔ آپ میں شرم و حیا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اتنے لوگوں کی موجودگی میں حضورؐ سے مانگتے ہوئے بڑی شرم آئی۔ چنانچہ اسی حالت میں واپس تشریف لے آئیں۔ دوسرے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود آپ کے ہاں تشریف لائے اور پوچھنے لگے۔ "فاطمہؓ! آپ کل کس کام کے لئے گئی تھیں؟" آپ پھر شرم کی وجہ سے خاموش رہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ان کی یہ حالت ہے کہ چکی پیستے پیستے ہاتھوں پر گٹے پڑ گئے ہیں اور پانی کی مشک کافی دور سے اٹھا کر لاتی ہیں جس کی وجہ سے مشک کی رسی کا نشان سینہ پر پڑ گیا ہے۔ اور ہر وقت گھر کے کام کاج کی وجہ سے کپڑے بھی میلے رہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ حضورؐ کے پاس کچھ خادم اور لونڈیاں آئی ہیں۔ آپ بھی ایک لونڈی مانگ لیں۔ اس لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں۔ بعض اور روایات میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضؓ نے فرمایا۔ یا رسول اللہؐ! میرے اور علی رضؓ کے پاس ایک ہی بستر ہے اور وہ بھی مینڈھے کی کھال ہے۔ رات کو اس کو بچھا کر سو جاتے ہیں اور صبح کو اس پر گھاس دانہ ڈال کر اونٹ کو کھلاتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "بیٹی! صبر کر حضرت موسیٰؑ اور ان کی بیوی کے پاس دس سال تک ایک ہی بستر تھا اور وہ بھی حضرت موسیٰؑ کا چوغہ تھا۔ رات کو اسے بچھا کر سو جاتے تھے۔ پس تم تقویٰ حاصل کرو اور ہر وقت اللہ سے ڈرتی رہو اور اپنے خالق و مالک نے جو فرائض مقرر کئے ہیں۔ انہیں ادا کرو اور اپنے گھر کے کام کاج کو بھی اسی طرح کرتی رہو اور جب سونے کے لئے لیٹا کرو تو سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ خادم سے زیادہ اچھی چیز ہے۔"

حضرت فاطمہ رضؓ نے فرمایا۔ "میں خدا اور اس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔" یعنی جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا میرے بارے میں ہے مجھے بخوشی منظور ہے۔

پس ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنا کام خود کریں اور ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اسوۂ اپنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

(م۔ش۔قیصر)

ناصرات کے لئے انعام

الصاف کمیٹی پرانی نمطہ سندھی لائپور نے دوران سال (۱۹۷۶ء) میں تشحیذ الاذہان "ناصرات کے صفحات" میں زیادہ لکھنے والی ناصرات کو تین انعام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اوّل انعام دس روپے دوم انعام سات روپے اور سوم انعام پانچ روپے۔

نسیم اختر صاحبہ کوثر عبدالمالک بشریٰ کوکب جھنگ صدر اور آسیہ شفیق لائلپور کو بالترتیب انعام کی یہ رقم بھجوائی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے۔ سب ناصرات اس مقابلہ میں شرکت کریں۔ اگلے سال کا انعام حاصل کرنے کی کوشش کریں۔　　(مدیر "ناصرات کے")

Digitized by khalafat Library Rabwah

احمدی بچی کی دعا

یہ نہایت ہی اچھی اور پیاری نظم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ) کے لئے ان کے بچپن کے زمانہ میں لکھی تھی۔ آپ سب اس نظم کو نہ صرف پڑھیں بلکہ زبانی یاد کریں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

——— ادارہ۔

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے — مری زندگی پاک و طیب بنا دے
مجھے دین و دنیا کی خوبی عطا کر — ہر اک درد اور دکھ سے مجھ کو شفا دے
زباں پر مری جھوٹ آئے نہ ہرگز — کچھ ایسا سبق راستی کا پڑھا دے
گناہوں سے نفرت بدی سے عداوت — ہمیشہ رہیں دل میں اچھے ارادے
ہر اک کی کروں خدمت اور خیرخواہی — جو دیکھے وہ خوش ہو کے مجھ کو دعا دے
بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پہ شفقت — سراسر محبت کی پتلی بنا دے
بنوں نیک اور دوسروں کو بناؤں — مجھے دین کا علم اتنا سکھا دے
خوشی تیری ہو جائے مقصود اپنا — کچھ ایسی لگن دل میں اپنی لگا دے
بنا دے، سنوا دے، سجا دے، بنا دے — ہدیٰ دے، تقیٰ دے، بقا دے، رضا دے

مرا نام ابا نے رکھا ہے مریم
خدایا تو صدیقہ مجھ کو بنا دے

Digitized by khalafat Library Rabwah

گلا اور بیل

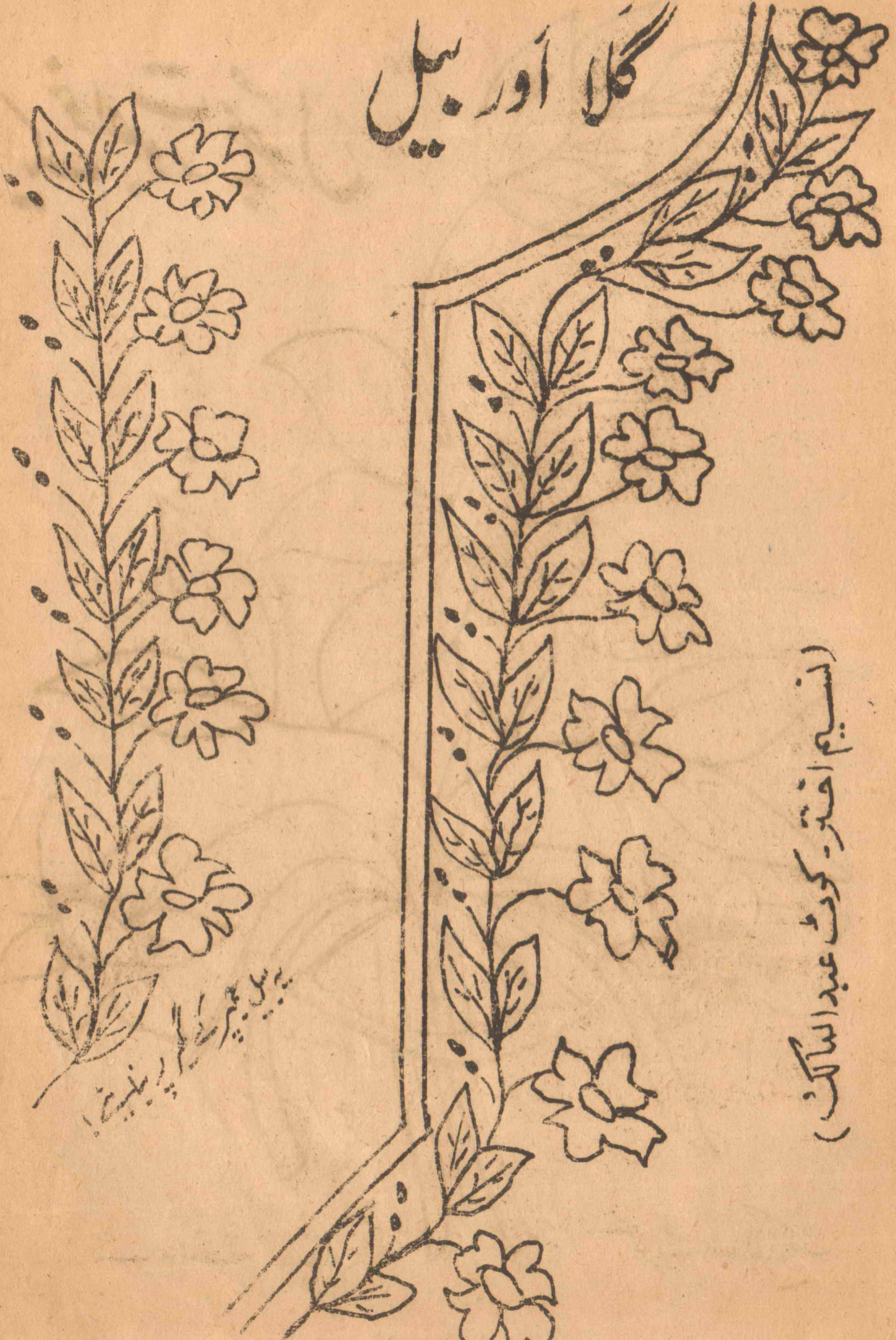

(نسیم اختر - کوٹ عبدالمالک)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایک خوبصورت پھول

کوثر عبدالمالک		نسیم اختر

Digitized by khalafat Library Rabwah

میز پوش کے لئے خوبصورت پھول

اپنی پسند کے رنگوں سے بنائیں!

* ـــــ ناصرہ عزیز۔ نیو سرروڈ

Digitized by khalafat Library Rabwah

کام کی باتیں

• کپڑے دھونے کا سوڈا اور سرسوں کا تیل پانی میں ملا کر کپڑا بھگو کر فرش پر رگڑنے سے سفیدی کے داغ دور ہو جاتے ہیں۔

• سرخ روشنائی کے داغ دہی سے دور ہو جاتے ہیں۔

• ردی پیپروں میں بھگو کر ملنے سے آئینہ صاف ہو جاتا ہے۔

• بجلی کی استری کا داغ سوڈا پانی کا رب سے دور ہو جاتا ہے۔

• انڈے ابالتے وقت پانی میں نمک ڈالنے سے چھلکا آسانی سے اتر جاتا ہے۔

• الماری میں رکھی کتابوں کو کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کے اوراق میں نیم کی پتیاں رکھیں۔

• جوتے دھوپ میں نہ رکھیں۔ بھیگ جانے پر اخبار ٹھونس کر سائے میں خشک کریں۔ نئے جوتے استعمال سے پہلے اندر سے سوکھے صابن سے اچھی طرح رگڑیں اس طرح چھالے نہیں پڑیں گے۔

• اگر پھولوں کو زیادہ دیر تک تازہ رکھنا ہو تو تھوڑی سی گوند پانی میں حل کریں اور ان میں پھولوں کو ڈبو کر نکال لیں کافی دیر تک تازہ رہیں گے۔

• گرم پانی میں سرکہ یا لیموں کا عرق ملا کر دھونے سے پاؤں میں پسینہ کم آتا ہے۔

• جلی ہوئی جگہ پر فوراً گلیسرین لگانے سے چھالے نہیں پڑتے۔

• اگر دروازے وغیرہ میں ناخن آجائے تو اس کی نیلاہٹ کو دور کرنے کے لئے قابل برداشت گرم پانی میں دس منٹ تک ناخن ڈبو کر رکھیں۔

• کسی زہریلے جانور کے کاٹنے پر لہسن کوٹ کر باندھ دیجئے تھوڑی دیر میں آرام آجائے گا۔

(زاہدہ نذیر۔ دارالیمن غربی ربوہ)

"تشحیذ الاذہان" کا سرورق

یہ امر باعث مسرت ہے کہ تشحیذ الاذہان ماہ دسمبر ۷۶ء (جو آپ کے ہاتھوں میں ہے) کا سرورق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ دو عزیز گو سلاوین اطفال کی خوبصورت تصویر سے مزین ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر لائلپور نے اس تاریخی تصویر کے بلاک بنوانے کے اخراجات بطور عطیہ ادارہ تشحیذ کو دیئے ہیں۔ ادارہ تشحیذ اس تعاون پر مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر لائلپور کا شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ممبران اور خدام اور اطفال بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

مسکراؤ مسکراؤ دوستو!

"ڈاکٹر صاحب! کیا آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ میں بچ جاؤں گا؟" مریض نے ڈاکٹر کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل! تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔ "یہ ایسا مرض ہے کہ دس میں سے صرف ایک ہی خوش نصیب مریض بچتا ہے۔ میرے ہاتھوں یکے بعد دیگرے نو مریض مر چکے ہیں اور تم دسویں مریض ہو۔ یقین سے کہہ رہا ہوں کہ تم بچ جاؤ گے۔"

"تم نے دیکھا نہیں بدتمیز کنڈکٹر مجھے یوں گھور گھور کر دیکھ رہا تھا جیسے میں نے ٹکٹ نہ لیا ہو۔" ایک طالب علم اپنے دوست سے بس سے اترتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"اور تم نے دیکھا؟" دوسرے نے پہلے کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے بڑی شوخی سے کہا۔ "میں اسے یوں گھور رہا تھا جیسے میں نے ٹکٹ لے رکھا ہو۔"

(عارف آصف بھٹو سندھ)

سالانہ امتحان اپنے اختتام کو پہنچے تو تمام بچے ایک جگہ جمع ہوئے۔ ٹکی فخر سے چلایا۔ "میں اوّل آیا ——"

رانی بولی۔ "میں دوم آئی۔"

منّو نے کہا۔ "میں سوم آیا۔"

چھوٹا چنوں کیوں کسی سے پیچھے رہتا زور سے چلایا۔ "اور میں فیل آیا۔"

(امۃ القدوس راولپنڈی صدر)

کسی گاؤں میں ایک رسالہ "لاہور" آیا کرتا تھا اور ایک صاحب "لاہور" پڑھنے میں کافی دلچسپی رکھتے تھے۔ ایک شخص مزاحیہ مزاج ہو ان کے بیٹے سے مخاطب ہو کر بولا "پپو! کیا آپ کے اباجان "لاہور" پڑھتے ہیں؟"

پپو بولا۔ "نہیں جناب وہ نہیں پڑھتے ہیں"

(سلیم احمد طاہر چک ۱۵۱ سندھ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

مریض: "ڈاکٹر صاحب طبیعت بہت خراب ہے
چار دنوں سے بخار نہیں اتر رہا۔ سر میں
درد ہے۔ جسم بری طرح نڈھال ہے۔"
ڈاکٹر: "انشاء اللہ تم ٹھیک ہو جاؤ گے لیکن
ایسی شکل کیوں بنا رہے ہو؟"
مریض: "ڈاکٹر صاحب ابھی تو اتنا بیمار ہو کر ایسی
شکل بنا رہا ہوں۔ آپ ایسے وقت اپنی
شکل دیکھا کریں جب آپ مریضوں کے
انتظار میں خالی بیٹھے ہوتے ہیں۔"
(سیدہ درِ ثمین۔ کراچی)

دو دیہاتی کہیں جا رہے تھے۔ ایک نے پوچھا
"او یار روزیاں دا چن چڑھیا اے کہ نئیں؟"
(یعنی رمضان کے مہینہ کا چاند نظر آیا ہے کہ نہیں)
دوسرے دیہاتی نے کہا۔ "او بے وقوفا!
تینوں کی چن نال توں روزے رکھنے نے؟"
(یعنی ارے بے وقوف تجھے رمضان کے چاند سے
کیا لگے۔ تو نے روزے رکھنے ہیں؟)
پہلے نے جواب دیا۔ "او نئیں یار ایہی
تے حساب کرنا ایں کہ عید کدوں ہوئی ایں۔"
(نہیں یار میں نے تو حساب لگانا ہے کہ عید کب
ہوگی۔)
(نعیم احمد منظور۔ بیداد پید شیخوپورہ)

ایک بے وقوف کا بچہ روٹی کھا رہا تھا کہ
روٹی کا ایک ٹکڑا جگ میں گر گیا۔ جھانکنے پر
اسے اپنی صورت دکھائی دی وہ سمجھا کہ اس میں
کوئی ہے۔ اس نے اپنے باپ سے کہا۔ "اس نے
میری روٹی کا ٹکڑا لے لیا ہے۔"
باپ جلدی سے اٹھا۔ جگ میں جھانک کر
دیکھا تو اپنی شکل پانی میں نظر آئی۔ کہنے لگا۔
"کچھ تو شرم کرو! اتنے بڑے ہو کر بچے
سے روٹی چھین لی۔"

ایک دن کسی شہر میں ایک بھیڑیا آگیا۔ سارے
شہر میں بھگدڑ مچ گئی۔ ایک آدمی جس کی بیوی بہت
موٹی تھی۔ بولی۔ "ارے میاں! بھاگ چلو کہیں بھیڑیا
مجھے اٹھا کر نہ لے جائے۔"
آدمی بولا۔ "بیگم بھیڑیا اپنے ساتھ کرین تو
نہیں لا رہا ہے جو تمہیں اٹھا کر لے جائے گا۔"

سرورق کی عمدہ اور تاریخی
تصویر کے لئے ہم جناب سعید جسوالی
صاحب لندن کے از حد ممنون
ہیں جنہوں نے جناب مسعود احمد
صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل
کے ذریعہ یہ تصویر ہمیں بھجوائی
(ادارہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

قدرتِ خداوندی کا ایک عجیب کرشمہ

دو یوگوسلاوین بچوں کی انتہائی خوش نصیبی

(مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل)

ہمارا خدا کامل قدرتوں والا ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ دلوں کو بدل کر انہیں حق کی طرف پھیرنا اسی کے اختیار میں ہے۔ پلک جھپکنے میں اس کی قدرتِ کاملہ سے بڑے بڑے مخالف حق کے ایسے گرویدہ ہوتے ہیں کہ گویا ان کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ امریکہ و یورپ کے دوران لوگوں کے دل بدلنے اور ایکا ایکی ان کے حق قبول کرنے کے ایک نہیں کئی واقعات رونما ہوئے ان میں سے ایک واقعہ ایسا بھی ہے جس کا دو نوعمر بچوں کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ واقعی پلک جھپکنے میں ہمارے خدا نے اپنی قدرتِ کاملہ کا ایک ایسا نظارہ دکھایا کہ اسے دیکھ کر میں خوشی سے جھوم اٹھا اور بے اختیار سبحان اللہ، الحمد للہ کا ورد کرنے لگا۔ یہ واقعہ میں اپنے تشحیذی بچوں کو سناتا ہوں۔ اسے سُن کر وہ بھی بہت خوش ہوں گے۔

بچوں کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ اگست ۱۹۷۶ء کو گوٹن برگ میں سویڈن کی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس کے چار روز بعد ۲۴ اگست کو سویڈن کے احمدیہ مشن نے مسجد سے ملحق نئے مشن ہاؤس میں ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ اس دعوت میں ہمارے یوگوسلاوین احمدی بھائیوں نے تو آنا ہی تھا۔ ان کے علاوہ بعض غیر از جماعت یوگوسلاوین دوست بھی تشریف لائے۔

دعوت میں یکایک میری نظر دو بچوں پر پڑی ایک کی عمر کوئی دس سال ہو گی اور دوسرے کی آٹھ سال۔ ان کی شکلیں بتا رہی تھیں۔ کہ دونوں حقیقی بھائی ہیں۔ شکلیں ہی نہیں لباس بھی دونوں کے ایک جیسے تھے۔ یعنی ایک جیسی نیلی پتلونیں، ایک جیسی سفید قمیصوں پر عنابی رنگ کے پھولدار نہایت خوشنما ایک جیسے سویٹر، اور سروں پر سُرخ رنگ کی ایک جیسی رومی ٹوپیاں۔ وہ دونوں

Digitized by khalafat Library Rabwah

بہت معصوم بھولے بھالے یورپی بچے تھے۔ ان کے گورے گورے رنگ پر یہ ایک جیسا رنگ برنگا لباس اور اس میں سے خاص طور پر رومی ٹوپیاں بہت بھلی لگ رہی تھیں۔ مجھے دونوں بھائی ماشاء اللہ بہت ہی پیارے لگے۔

میرے جی میں آئی کہ ان دونوں بھائیوں کا رنگین فوٹو کھنچواؤں اور رسالہ تشحیذ میں اسے چھپوا کر تشحیذی بچوں سے یورپ کے ان دو احمدی اطفال کا تعارف کراؤں۔ مَیں نے سویڈن کے مبلغ برادرم منیرالدین احمد صاحب سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ فوٹو ان بچوں کا آپ ضرور کھنچوائیں لیکن مَیں یہ بتادوں کہ یہ بچے احمدی نہیں ہیں کیونکہ ان کے والد ابھی تک غیر احمدی ہیں۔ اس لئے آپ ان کا تعارف بطور احمدی اطفال کے نہ کرائیں۔ مَیں نے دل میں کہا۔ اے کاش! یہ بچے احمدی ہوتے اور مَیں تشحیذی بچوں سے یورپ کے دو احمدی اطفال کے طور پر ان کا تعارف کراسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے تھوڑی ہی دیر میں اپنی قدرت کا ایک عجیب کرشمہ دکھایا۔ ان بچوں کے والد حضور ایدہ اللہ کے قریب بیٹھے حضور کے ارشادات بہت توجہ اور انہماک سے سُن رہے تھے۔ حضور کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کرکے ان کی تو یہ حالت ہوئی کہ گویا کایا ہی پلٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا ایسا دل بدلا کہ وہ یکدم از خود بیعت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ انہوں نے بے اختیار حضور کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی کہ حضور ان کی بیعت قبول فرمائیں۔ ان بچوں کی والدہ ایک علیحدہ کمرے میں حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے ساتھ دعوت میں شریک تھیں۔ وہ اپنی جگہ حضرت سیّدہ مدّظلہا کے ارشادات سے از حد متاثر ہوئیں۔ جونہی انہیں علم ہوا کہ ان کے شوہر نے بیعت فارم پُر کردیا ہے انہوں نے بھی حضور کی خدمت میں یہ درخواست بھجوائی کہ ان کی بیعت بھی قبول فرمائی جائے۔ حضور نے ان دونوں کی درخواستوں کو قبولیت کا شرف بخشا۔ اس طرح یہ دونوں میاں بیوی اور ان کے ساتھ ان کے دونوں بچے دیکھتے ہی دیکھتے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اس موقع پر مجموعی طور پر دس اشخاص نے بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیّت اختیار کی۔ خاص طور پر ان بچوں کے والدین کے احمدی ہونے پر تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میری روح بے اختیار اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئی۔ اس نے میرے دل میں ایک خواہش کے پیدا ہوتے ہی اپنی قدرت کاملہ کا عجب جلوہ ظاہر کیا۔ اس نے ان دونوں نوعمر بچوں کے والدین کے دل بدل ڈالے۔ اور انہیں قبولِ حق کی توفیق عطا فرما کر پلک جھپکنے میں میری اس خواہش کے پورا ہونے کے سامان کر دیئے۔

یہ نشان ظاہر ہونے پر مَیں نے حضور کی اجازت سے ان دونوں بچوں اور ان کے والد کو

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضور کے دائیں اور بائیں بٹھایا اور حضور کے ساتھ ان خوش نصیب باپ بیٹوں کا فوٹو اتروانے میں ذرا بھر بھی دیر نہ کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا یہ جلوہ تشحیذی بچوں کے لئے ایک خوشنما رنگین فوٹو کی شکل میں محفوظ ہو گیا۔ یہ تاریخی فوٹو میری درخواست پر لندن کے برادرم مکرم سعید جسوال صاحب نے اپنے کیمرے سے کھینچا اور آج یہی تاریخی فوٹو تشحیذ کے اس خصوصی شمارے کے ٹائیٹل کی زینت ہے۔ اس فوٹو میں تشحیذی بچے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے اس خاص جلوے کی ایک جھلک دیکھ سکتے ہیں۔

اب میں ان دو یوگوسلاوین احمدی اطفال کا تعارف کراتا ہوں۔ یہ تو بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ تشحیذی بچے جانتے اور خوب پہچانتے ہیں۔ کہ فوٹو کے درمیان میں ہم سب کے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تشریف فرما ہیں حضور کی دونوں جانب وہ دونوں خوش نصیب احمدی بچے ہیں۔ ان میں سے بڑے کا نام ہے۔ گلادش محمد اور چھوٹے کا نام ہے گلادش خلیفہ۔ حضور کے دائیں جانب ان دونوں یوگوسلاوین اطفال کے والد محترم گلادش موئیو صاحب بیٹھے ہیں۔

کیسا خوش نصیب ہے یہ باپ اور کیا ہی خوش نصیب ہیں اس کے یہ دونوں بچے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کے ماتحت ایمان کی بیش بہا دولت گھر بیٹھے میسر آئی اور ان کے وجودوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ایک عجیب و غریب جلوہ ظاہر ہوا۔ جس نے مشاہدہ کرنے والے بیشمار دلوں کو خوشی سے بھر دیا۔

تشحیذی بچو! یقین جانو اور اس بات پر پختہ ایمان رکھو کہ ہمارا قادر خدا ایک دن اسی طرح ساری دنیا کے انسانوں کے دل بدل کر انہیں اسلام کی آغوش میں لے آئے گا۔ یہ اس قادرِ مطلق کا وعدہ ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں وہ جب چاہے گا اپنی قدرتِ کاملہ سے اس وعدہ کو پورا کر دکھائے گا؛

بچے قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کی تربیت کے لئے رسالہ تشحیذ الاذہان ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ آج ہی ان کے نام یہ رسالہ جاری کروائیے!

بچوں کے دانتوں کا گھن

بچوں کا سوتے میں پیشاب نکل جانا۔

بچوں میں مٹی کھانے کی عادت وغیرہ سے

بچاؤ کے لئے مفید لٹریچر

مفت طلب فرمائیں۔

کبور ہٹو میڈ لسین کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) لاہور - کراچی - ربوہ - (فون ۶۰۶ / ۶۰۷)

Digitized by khalafat Library Rabwah

فون ۴۳۵

مجید آئرن سٹور

ہر قسم کا عمارتی سامان۔ سیمنٹ۔ سریا۔ رنگ و روغن۔
ہر قسم کے سلور، پیتل اور سٹیل کے برتنوں کے لئے،
نیز بجلی کے جملہ ساز و سامان کیلئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیجئے۔

مجید آئرن سٹور گولبازار۔ ربوہ

نصرت رائٹنگ پیڈ

آپ کی روزمرہ کی خط و کتابت کے لئے عمدہ کاغذ پر
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے علاوہ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ
کا گول بلاک چھپا ہوا آپ کے لئے کئی لحاظ سے مفید ثابت ہوا ہے۔
جب بھی موقعہ ملے نصرت رائٹنگ پیڈ استعمال فرمائیں:
مینیجر نصرت آرٹ پریس گولبازار۔ ربوہ

ربوہ میں سوتی و ریشمی
بہترین ملبوسات
خریدنے کے لئے

"موہن کلاتھ ہاؤس"

گولبازار ربوہ
کو یاد رکھیں

فون ۵۱۷

Digitized by khalafat Library Rabwah

Monthly **Tash-heez-ul-Azhan** Rabwah

December, 1976 Editor MOHAMMAD SHAFIQ QAISAR Regd. No. L7128

Digitized by khalafat Library Rabwah

بیج چارہ ——— لُوسن

شفتل ——— برسیم وغیرہ

چنے سفید ——— چری

اور ——— مِرچ کنڑی

کی

خرید و فروخت کے لیئے ہمیں خدمت کا موقع دیں!

انصاف مکینکس رجسٹرڈ کمیشن ایجنٹس

انصاف کمپنی

پُرانی غلّہ منڈی

لائل پُور فون نمبر ۷۹۲۶

Title Printed at the Nusrat Art Press, Rabwah

Monthly **Tash-heez-ul-Azhan** Rabwah
December, 1976 Editor MOHAMMAD SHAFIQ QAISAR Regd. No. L7128

○ بیج چارہ ——○ لوسن
○ شفتل ——○ برسیم وغیرہ

چنے سفید —— چری
اور —— مرچ کنڑی

کی

خرید و فروخت کے لیئے ہمیں خدمت کا موقع دیں!

انصاف کمپنی (رجسٹرڈ) کمیشن ایجنٹس

انصاف کمپنی

پرانی غلہ منڈی
لائل پور فون نمبر ۷۹۲۶

Title Printed at the Nusrat Art Press, Rabwah